ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

22/31

قادیانیوں سے چند سوالات

بجٹ یا عجوبہ

آئندہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کی کامیابی ناممکن ہے

مولانا مفتی محمود کا خطاب

۴ تا ۱۰ اگست | شمارہ ۳۱ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

حضرت
عثمان غنی

تجھ پہ ہو قرباں ہماری جان، عثمانِ غنیؓ
عزتِ دیں جامعِ قرآن ، عثمانِ غنیؓ

بعد بوبکرؓ و عمرؓ برحق خلافت آپ کی!
ہے ہمارا بھی یہی ایمان، عثمانِ غنیؓ

جز تمہارے کوئی ذوالنّورین کہلایا نہیں!
اللہ! اللہ! یہ تمہاری شان، عثمانِ غنیؓ

پیار تھا تجھ سے علیؓ کو اس لیے حَسنؓ و حُسینؓ
تیرے دروازے کے تھے دربان، عثمانِ غنیؓ

تُو نے خُوں ریزی نہ کرنے دی مدینہ پاک میں
ہو گیا چپکے سے خود قربان! عثمانِ غنیؓ

جو کرے شک اس میں وہ ظالم ہے، "تم ہو جنتی"
سرورِ دیںؐ نے کیا اعلان، عثمانِ غنیؓ

کس کو یہ رتبہ شہادت کا ملا ہے دہر میں!
سامنے تھا آپ کے قرآن، عثمانِ غنیؓ

بیرِ روما وقف کرنا آپ ہی کا کام تھا
مرحبا! یہ آپ کا فیضان، عثمانِ غنیؓ

دم بھرے تیری محبّت کا تیرے پیغام کا
ہے مسلماں کی یہی پہچان، عثمانِ غنیؓ

صاحبِ لولاکؐ کے داماد، ہم زلفِ علیؓ
کاتبِ قرآن، بن عفّان، عثمانِ غنیؓ

آپ تو راہِ وفا میں فخر سے قُرباں ہوئے
فخرؔ بھی ہے آپ پر قربان عثمانِ غنیؓ

حکیم افتخار فخرؔ

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲	شمارہ نمبر ۳۱

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۶ رمضان ۹۹

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۶۵ — روپے
ششماہی
۳۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۷/- روپے

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

بجٹ کمیٹی کی سفارشات

صدر مملکت نے بجٹ کے سلسلے میں اپنی نشری تقریر میں ملکی صورت حال پر روشنی ڈالی اور کسی حد تک عوام کی اشک شوئی کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مٹی کے تیل، خشک دودھ اور گھریلو استعمال کے سوئی گیس پر سے ٹیکس واپس لے لئے۔ اور پندرہ سو روپے تک ماہانہ تنخواہ پانے والوں کی تنخواہ میں چالیس روپے کے اضافہ کا بھی اعلان کیا۔

صدر کی تقریر میں دیئے گئے دلائل اور بعض مراعات کی وجہ سے فضا کے مکدّر میں ایک حد تک کمی واقع ہوئی۔ مگر عام آدمی کی پریشانی اب بھی پہلے کی طرح برقرار ہے اشیاء صرف کی قیمتوں میں جس تناسب سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں موجودہ اعلانات کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ جبکہ آٹے، گھی، بجلی اور سیمنٹ وغیرہ کے سلسلے میں کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ جن چیزوں میں کمی گئی ہے۔ وہ بھی مارکیٹ سے غائب ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اس سمت میں بھی مؤثر اور بروقت کاروائی کی ضرورت ہے۔

بجٹ ریویو کمیٹی کے چیئرمین جناب محمد لطیف قریشی نے بھی اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ سفارشات کمیٹی نے بجٹ میں جو تجاویز اور سفارشات حکومت کو دی تھیں۔ ان پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس کمیٹی نے بجٹ پر نظرثانی کی ہے۔ اور اپنی سفارشات میں نظرثانی بجٹ بھی پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر حکومت چاہے تو ہماری پیش کردہ سفارشات کو شائع بھی کر سکتی ہے۔

جہاں تک بجٹ ریویو کمیٹی کے انتخاب و تشکیل کا تعلق ہے۔ تو یہ خود حکومت نے بغیر کسی سیاسی جماعت اور سیاستدان کو اعتماد میں لئے از خود قائم کی تھی۔ اس کمیٹی میں ایسے ارکان تھے۔ جن کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر حکومت اس کمیٹی کی سفارشات پر مکمل طور پر عمل نہ کر سکی، تو یہ امر باعث حیرت ہے۔ اگر اس کمیٹی میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شامل ہوتے۔ تو حکومت حسب عادت یہ کہہ سکتی تھی۔ کہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے انتخابات میں کامیاب ہونے کی غرض سے حکومت کو مشکلات میں ڈالا ہے۔ اور ایسی سفارشات پیش کی ہیں۔ جو عوام کے لئے تو خوش کن ہیں۔ مگر حکومت اس پوزیشن میں نہیں۔ کہ سفارشات کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنائے۔

لیکن موجودہ غیر سیاسی افراد پر مشتمل کمیٹی کی سفارشات کے بیشتر حصے کو نظر انداز کر دینا۔ عوام کے لئے ناقابل فہم ہے۔ صدر نے اپنی تقریر میں سرکاری اخراجات میں کمی اور بعض اشیاء کی درآمد پر پابندی کا بھی اعلان کیا ہے۔ مگر عوام اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ چاہتے ہیں۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں مزید کمی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایسی

اپیل

جمعیۃ علمائے اسلام مملکت پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے ــــــــ

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز، مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات مسلّمہ ہیں تحریک بحالی جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرت الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے۔

التماس

اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلیے

زکوٰۃ

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں ــــ

(مولانا) محمد عبد اللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبید اللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ: زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجائیں

سید عطاء الرحمٰن بی اے آنرز

تسخیرِ کائنات اور اسلام

پچھلے چند برسوں سے امریکہ اور روس کے سائنسدانوں نے چاند تک پہنچنے کے لئے جو خلائی جہازوں کی روانگی اور خلائی پروازوں کا سلسلہ شروع کیا ہے دورِ حاضر کی اس خلائی پرواز اور حیرت انگیز سائنسی کارنامہ کی خبروں سے حیرت زدہ ہو کر عام طور پر ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے اور بعض لوگوں کی زبانوں پر آ ہی گیا ہے کہ اس خلائی پرواز اور چاند تک رسائی کے بارے میں اسلام کا نظریہ کیا ہے؟ اسلامی نظریہ کی رو سے آیا کسی انسان کے لئے یہ خلائی پرواز ممکن ہے اور کوئی انسان چاند ستاروں تک پہنچ بھی سکتا ہے کہ نہیں؟ اس سوال کے حل کے لئے حضرات علماء کرام کی تحریریں اب تک منظر عام پر آ رہی ہیں۔ جن میں اس خلائی پرواز کا اسلام کے نظریہ کی رُو سے امکان ثابت کر کے بتا دیا گیا ہے کہ اس قسم کے انکشافات کے ساتھ اسلامی حقائق کا بالکل تصادم نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن مجید کے معانی اور مطالب کو سائنسی ایجادات پر منطبق کر دیا گیا یا ان ایجادات کو ہی حقائق کی روشنی میں خاص ترتیب کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

ہم اُن کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاق میں اور خود ان کے وجود میں۔ یہاں تک یہ بات ان پر کھل جائے گی کہ یہ اللہ کا دین حق ہے۔

دو رائیں:۔ سیدھے سادے بعض مسلمانوں کی رائے یہ ہے کہ چاند اور ستاروں پر پہنچنے کی یہ تمام کوششیں اسلام قرآن اور سنت کے خلاف ہیں۔ اور ایسا ہونا ناممکن ہے اس لئے ایسی تمام خبریں جھوٹ اور مبالغہ پر مبنی ہیں ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے دوسری طرف مسلمانوں کا وہ گروہ ہے جو سائنسی ترقیات سے اس قدر مرعوب ہے کہ وہ ہر بات پر یقین کر لیتا ہے جس کو سائنسی تحقیق کے نام پر تیئن کر دیا گیا خواہ وہ اسلام اور قرآن و سنت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یہ گروہ نئے نئے انکشافات اور جدید ایجادات سے اس قدر متاثر ہے کہ گویا اس کے نزدیک سیاروں پر راکٹ پھینکنے اور مصنوعی سیاروں کے ایجاد کرنے سے زیادہ ضروری اور قابل تقلید دوسرا کوئی کام ہی نہیں ہے یہ گروہ ایسے ہر مسئلہ کا حل سائنسی تحقیقات کی روشنی میں تلاش کرنے کو ضروری سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کی تفسیر کے بارے میں بھی اس کی یہی رائے ہے۔ کہ قرآن کریم کے مطالب کو انہیں سائنسی تحقیقات اور ایجادات پر منطبق کر دیا جائے کیونکہ اس گروہ کے نزدیک ان مصنوعات اور ایجادات سے ہی قرآن کریم کا مقصد اور نظریہ پورا ہوتا ہے صحیح بات یہ ہے کہ دونوں رائیں اور انداز فکر درست نہیں ہیں مگر دوسرے گروہ کی مرعوب ذہنیت سے پیدا ہونے والے نتائج اسلامی نقطۂ نظر سے زیادہ خطرناک ہیں:۔

اس لئے کہ ان تیرہ چودہ سو سال کے بعد ہونے والی ایجادات پر تفسیر قرآن کی بنیاد رکھتے اور ان ایجادات کو مقصد قرآن گردان کر یہ مطلب ظاہر کرنا کہ اب تک کسی نے بھی قرآن کے مقصد اور تقاضے کو پورا نہیں کیا تھا اور اب روس اور امریکہ کے سائنسدانوں کی توجہ اور سعی کی بدولت قرآن کریم کا یہ مقصد اور تقاضا پورا ہوا ہے۔

جو لوگ ان ایجادات کی مدح سرائی میں رطب للسان ہیں اور وہ یوں اظہار تاسف کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ ایجادات مسلمانوں کے کرنے کا کام تھا۔ مگر افسوس ہے کہ دوسری اقوام عالم ان سے سبقت لے گئیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اسلام کی تقریباً چودہ صدیوں میں امت مسلمہ میں سے قرآن کریم کے مقصد اور تقاضا کو کسی نے بھی پورا نہیں کیا؟

حقیقت حال یہ ہے کہ اسلام اس قسم کی خلائی پروازوں کی نہ ہی تو نفی کرتا ہے اور نہ اس کا اثبات ہی کرتا ہے۔ قرآن و سنت میں کہیں نہیں کہا گیا کہ کوئی انسان چاند یا مریخ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر کوئی شخص خلائی پرواز میں چاند یا مریخ تک پہنچ پاتا ہے تو یہ بات قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ قرآن [illegible] متذکرہ الصدر اس اہمیت سے جس میں نفسی نشانیوں کے ساتھ آفاقی نشانیاں دکھانے کا ذکر کیا گیا ہے اس قسم کے عجائبات دکھائے جانے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے

تفسیر کبیر کا حوالہ:۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں نقل فرماتے ہیں۔ کہ آفاق کی نشانیوں سے مراد آسمان اور چاند ستاروں اور عالم عناصر اربعہ کے عجائبات ہیں۔ آیت میں جو یہ کہا گیا ہے کہ ہم اپنی نشانیاں دکھلائیں گے۔ اس کے بارے میں امام رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اشیاء میں جو عجائبات رکھے ہیں ان کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر دور میں عجائبات دکھاتا رہیگا

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۸۴)

غرض کہ اس خلائی پرواز کا قرآن وسنت سے نہ تو کوئی تصادم ہے جیسا کہ عوام کا خیال ہے اور نہ ہی یہ قرآن کریم کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر مقصد قرآن ہی پورا نہ ہوتا ہو جیسا کہ دوسرے گروہ نے سمجھا ہوا ہے۔

سائنسی تجربات اور تحقیقات میں جب تک کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کا تصادم اسلام کے مسلمہ حقائق سے ہوتا ہو۔ تو اس کو قرآن وسنت کے مقاصد اور تقاضوں میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسلامی تعلیمات کی حدود میں رہتے ہوئے اس کو قبول کیا جائے گا۔ اسلامی نظریہ کی رو سے چونکہ خلائی پرواز کی ایسی کوئی حد متعین نہیں کی گئی جس سے آگے پرواز کی نفی اسلامی نظریہ کی رو سے کی جاسکتی ہو۔ کیونکہ اس سے کسی مسلمہ اسلامی نظریہ کی نفی نہیں ہوتی۔

آسمانوں کا وجود ناقابل انکار حقیقت ہے

قرآن وسنت کی تصریحات کے موافق اسلام نے آسمانوں کے وجود کو ایک حقیقت ثابتہ کے طور پر تسلیم کیا ہے چاند یا مریخ وغیرہ کسی بھی ستارہ تک رسائی ہو جانے سے ان ثابت شدہ اسلامی حقیقتوں کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ کائنات کی وسیع اور بے شمار چیزوں میں سے چند چیزوں کا انکشاف و ادراک سے یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ کہ انسانی تجسس اور تلاش سے کوئی چیز باہر نہیں رہی اور کائنات کی ہر چیز کو انسان نے دریافت کر لیا ہے۔ کیونکہ اس امر کا سائنسدانوں کو خود بھی اعتراف ہے کہ دور دراز سیاروں سے آگے ایک محدود خلا ہے۔ جس کو پاٹنے کا کوئی امکان نہیں۔

پھر اب چاند تو کیا تمام سیاروں تک رسائی ہو جانے کے بعد بھی (بالفرض اگر ہو جائے۔) کسی اسلامی تحقیق اور آسمانوں کے وجود کا انکار کر دینا صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور ایک ناقص پرواز اور محدود تجربہ کی بنا پر آسمانوں کے وجود کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے؟

سائنس اور اسلام کا مقصد

سائنس کا مقصد اگر عناصر اربعہ کے باہمی تحلیل وترکیب اور عناصر علوی وسفلی کے باہمی ربط وتعلق سے پردہ ہٹا کر انسان کے لئے اس سے استفادہ کرنے کی نئی نئی راہیں نکالنا ہے تو ایک سچے اور صحیح مذہب اسلام کے کسی اور پہلو کا ہم پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑسکتا مذہب کا براہ راست تعلق ایک دوسرے عالم سے ہے۔ جو اس کائنات کے آغاز وانجام کی گتھیاں سلجھانا اور ہدایت واصلاح کے طریقے سمجھاتا ہے۔ اور اس پوری کائنات کا مقصد تخلیق بتاتا ہے۔

حق بات تو یہ ہے کہ جس طرح یہ خیال غلط ہے کہ انسان نے خلا کے مسافروں نے چاند اور ستاروں پر پہنچ کر آسمانوں پر فتح حاصل کر لی ہے۔ اسی طرح چاند اور ستاروں تک پہنچنے کو ناممکن کہنا بھی غلط ہے۔ انسان عقل کل نہیں ہے۔ جس حد تک اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے اسی حد تک اس کی پرواز ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بقیہ اداریہ

کارپوریشنوں کو بھی ختم کیا جانا چاہئے۔ جن پر کروڑوں روپیہ صرف کیا جاتا ہے اور وہ برد کھاتے میں چلا جاتا ہے۔ قومی حلقے ایک عرصہ سے ان کے ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر اب تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

یہ درست ہے۔ کہ اس غیور اور جرأت مند قوم میں مصائب ومشکلات کے پہاڑ اٹھا لینے کی ہمت وعادت ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ساری ذمہ داری غریب عوام کے ہی کمزور شانوں پر ڈال دی جائے۔ اس کے لئے بالائی طبقہ کو بھی اپنے آپ کو پیش کرنا ضروری ہے۔ ورنہ تو قوم میں طبقاتی کشمکش کو فروغ ملتا ہے۔ اور وہ غریب عوام جو ہر آڑے وقت میں قربانی کا بکرا بنتے چلے آئے ہیں۔ مایوسی اور گھٹن کا شکار ہوتے ہیں۔

آج بھی اونچ نیچ کا ویسا نظام قائم ہے۔ جو انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں اپنی سیاسی مصلحتوں کے تحت قائم کیا تھا۔ کہ عوام کی عظیم اکثریت غربت و ناداری کی چکی میں پس رہی ہے۔ اور ایک مخصوص طبقہ عیش وعشرت کے مزے لوٹتا رہے۔ ایسے نظام کو جب تک بیخ وبن سے اکھاڑ کر پھینک نہیں دیا جائے گا اور اس کی جگہ اسلام کا نظام معیشت نافذ نہیں کیا جائے گا۔ حالات کی سنگینی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

قارئین متوجہ ہوں

پچھلے چند ہفتوں سے ایڈیٹر کے نام خطوط کا صفحہ بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے شائع نہیں ہو رہا ہے۔ آئندہ سے یہ صفحہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مراسلات

تجاویز وشکایات
جلد از جلد
ارسال
کریں

(ادارہ)

خود ساختہ فقیر اور نوائے وقت کے روح رواں نے ایک بار پھر تاریخ کو مسخ کیا

عبدالحفیظ بن عبدالعزیز کا وقار انبالوی کے نام ایک اور کھلا خط

مکرمی جناب وقار انبالوی صاحب!
سلام مسنون ۔۔ طالب خیریت بخیریت

جناب والا! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ نے ماہنامہ "تعلیم القرآن" راولپنڈی میں چھپنے والے اپنے نام میرے کھلے مکتوب کا جواب مرحمت فرمایا لیکن جناب والا میں نہایت افسوس کے ساتھ معروض ہوں کہ آپ نے حسب معمول قارئین "نوائے وقت" کو غلط تاثر دینے کی اپنے تئیں ایک بہترین کوشش کی ہے جو کہ صرف آپ کا ہی خاصہ ہے آپ نے اپنی خدمت میں میرے عرض کردہ ہوئے سوالات کو "سر راہے" میں زیر بحث لانے یا ان میں سے کسی ایک کا جواب عنایت فرمانے کی بجائے اصل مسئلہ کو ایک نئے رخ پر ڈالنا چاہا ہے آپ کے جواب کو پڑھ کر یہ گمان گذرتا ہے کہ برصغیر کی عظیم سامراج دشمن مسلم تنظیم مجلس احرار اسلام کے متعلق آپ اپنے غلط لکھے پر رجوع کرنے کا واضح اعلان فرمانے کے بجائے اپنے غلط موقف پر بدستور قائم ہیں اور مجلس احرار اسلام کو ہی بانی پاکستان کا سب سے بڑا حریف ثابت کرنے پر مصر ہیں

جناب والا! میں بڑے افسوس کے ساتھ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ آپ (بزعم خود) اپنی بے پناہ ذہنی صلاحیتوں کے باوصف میرے غیر مبہم اور واضح اشارات کو نہ سمجھ سکے یا اگر سمجھ بھی گئے تو دانستہ طور پر ان کے اخفا کو آپ نے مناسب جانا۔ بہر حال آپ نے ۲۰ رمئی کے "سر راہے" میں یہ جو تحریر فرمایا تھا کہ!

"حضرت قائداعظم کو ہندوؤں نے بدنام کرنے کی کیا کیا مکروہ چالیں چلی تھیں اور انگریز نے مخالفت میں کیا کیا پاپڑ بیلے تھے؟ یونینسٹوں، احراریوں، اور کانگریسیوں نے اس سلسلے میں کیسی کیسی ترکیبیں وضع کی تھیں؟ حتیٰ کہ کفر کے فتوؤں تک کا سہارا بھی لیا گیا تھا لیکن کیا حضرت قائداعظم نے اپنے موقف سے انچ بھر ہٹنا بھی گوارا کیا تھا اور کیا دشمنوں کی طرف سے بدنامی ان کی راہ کا روڑا بن سکی تھی" وغیرہ وغیرہ

آپ کے مذکورہ بالا خودساختہ نظریہ کے جواب میں میں نے عرض کیا تھا کہ پاکستان کی مخصوص سیاسی فضا سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ اور آپ کی قبیل کے

بھائی ولی عزیز ہیں ۲۳ رسال تک حریت آزادی کی علمبردار ایک عظیم مسلم تنظیم مجلس احرار اسلام کو ہی بانی پاکستان، نظریہ پاکستان، تحریک پاکستان، اور قیام پاکستان کا مخالف ثابت کرتے رہے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ من حیث الجماعت مجلس احرار اسلام نے کبھی بھی جناح صاحب کے کفر کا فتویٰ نہ دیا بلکہ وہ مخصوص جماعت اور گروہ انجمن حیث الجماعت کئی کئی سو صفحات پر مشتمل کفریہ کتابیں شائع کرتا رہا اور بڑے بڑے جلسوں میں لیگ کے خلاف اہلسنت والجماعت کو منظم کرتا رہا ان کے متعلق اظہار حق کے لئے آپ کا قلم کبھی حرکت میں کیوں نہیں آیا! کیا آپ کے اور نام نہاد اہلسنت والجماعت کے "تار" دور سے تو نہیں ملے ہوئے ہیں؟ کچھ تو بات ہے کہ آپ ان کے متعلق کچھ لکھنے سے کتراتے ہیں۔

جناب والا! آپ جو بہت بڑے مسلم لیگی ہونے کے مدعی ہیں اور اپنے اسی خیال خام میں اپنے غلط اور حقائق مخالف نظریات سے اختلاف کی جسارت کرنے والوں کو اسلام و پاکستان کا غدار تک ثابت کرنے سے دریغ نہیں کرتے کیا آپ نے ان بڑی کتابوں کا بھی مطالعہ کرنے کی کبھی زحمت گوارا فرمائی کہ جن کا تذکرہ سوالیہ انداز میں، میں نے اپنے مضمون بعنوان "خود ساختہ فقیر" میں کیا تھا۔ میرے اٹھائے گئے پندرہ سوالات میں سے آپ نے صرف ایک سوال کا جواب دینے کی مضحکہ خیز کوشش کی ہے اور باقی تمام سوالات کے جوابات نظر انداز کر کے یہ باور کرانا چاہا ہے کہ جیسے میں نے صرف ایک ہی سوال عرض کیا تھا۔

جناب والا! "نوائے وقت" کا بالعموم اور آپ کے کالم "سر راہے" کا بالخصوص ایک مستقل قاری ہونے کی حیثیت سے بھی، میں اس امر کا حق رکھتا ہوں کہ آپ کو غلط تاریخ مرتب کرنے اور تاریخ کا روشن پہلو مسخ کرنے پر مطلع کروں اپنے اسی تعلق کی بنا پر آپ سے ایک بار پھر میں درخواست کروں گا کہ آپ جو احرار کو مطعون کرنے سے کبھی نہیں ہچکچاتے اور "نوائے وقت" میں بزرگوں کی پگڑیاں اچھالنے کے مذموم مشغلے کو ہمیشہ جاری وساری رکھ کر اپنی عاقبت خراب کرنے کی زبردست کوششوں میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ ذرا ان سوالات کا جواب بھی کسی احراری کے قلم سے ہی ثابت کر کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے کچھ خامہ فرسائی کیجیئے اپنے سابقہ سوالات میں ایک بار پھر دہراتا ہوں۔

بانی پاکستان کو واضح الفاظ میں کافر مرتد قرار دینے والی شہرہ آفاق کتاب "قہر القادر علی الکفار اللیادر" کس کی تصنیف لطیف ہے! اور کیا مصنف موصوف کا تعلق احرار سے ہے مسلم لیگ کو احرار نے کہا تھا؟ تمام مسلم لیگیوں کے اولین قائد سرسید احمد خان کو خبیث مرتد

ئے دینے والے مسجد وزیر خان لاہور کے
یب اور استاد العلماء اہلسنت مولوی دیدار علی
صب احراری تھے۔ کیا بحکم شریعت مسٹر جناح کے
مرتد ہونے کے لئے اس کا اثنا عشری واقع ہونا
بس بات کا عقیدہ رکھنے والے احراری تھے؟ کیا
یہ شخص پر لازم و واجب ہے کہ فوراً توبہ کر کے
پکا مسلمان بن جائے اگر رافضی کی لڑکی حلال
جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو
س کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی مسلمانوں پر
ہے کہ اس سے کلی مقاطعہ کریں یہاں تک کہ وہ
فرنے" کا فتوے دینے والے احراری تھے؟
یا یہ مشہور فتویٰ بھی کسی احراری کا ہے کہ بحکم شریعت
جناح اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر
مرتد اور خارج از اسلام ہے اور جو شخص
بے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان
یا اسے کافر نہ مانے، اس کے مرتد ہونے میں
رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی
رتد شر اللئام اور بے توبہ مرا۔ تو مستحق لعنت
لام ہے؟

اور مسلم لیگ کے متعلق یہ فتویٰ کس احراری کا
لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندہ دینا
ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و
کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام کے
دشمنی کرنا ہے" اور ذرا یہ بھی بتلا دیجیے کہ
ظالم اور بدمعاش انگریز سر مائیکل فرانسیس
ڈائر اور اس کی اہلیہ کو سپاسنامہ عقیدت پیش
والے ۳۶ مشائخ عظام میں سے کس کس کا
احرار سے تھا۔

جناب وقار انبالوی صاحب! آپ نے میرے مذکورہ
کا صرف یہ جواب دیا ہے کہ میں یہ بتلاؤں
کس کا ہے اور کس نے پڑھا!
اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا۔
یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم
جناب والا! آپ کی معلومات کے لئے عرض
دہلی و لیول کی شملہ کانفرنس کے فوراً بعد
کے انعقاد کا اعلان کیا تو مولانا مظہر علی
احرار کے فیصلے کے بغیر ہی انتخابات میں حصہ

موثر اور بڑے رہنما، اس صدی کے سب سے بڑے مسلمان عوامی خطیب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سری نگر میں تھے صدر امرتسر میں اور مجلس عمل کے ارکان لاہور میں تھے اسی طرح رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ جیل یاترا سے لوٹے ہی تھے اور لدھیانہ میں فروکش تھے مظہر علی اظہر نے ان سب بزرگوں اور احرار کے رہنماؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے جلسۂ عام کا اعلان کیا اور جو کچھ تقریر میں کہنا تھا اس کو چار پمفلٹوں میں چھپوا لیا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی یہی وہ جلسہ تھا جس میں مولانا مظہر علی نے مذکورہ شعر پڑھا۔ مولانا مظہر علی نے جو کچھ ان دنوں کہا وہ نہ تو احرار کا فیصلہ تھا اور نہ ہی ان کا انتخابی نعرہ، بلکہ یہ مسلم لیگ کے قائد کے خلاف اُن کا ذاتی نوعیت کا استغاثہ تھا جسے آپ اور آپ جیسے مسلم لیگی ہمیشہ احرار کا مجموعی مطمعٔ نظر قرار دیتے رہے۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ اس تقریر سے سخت برہم ہوئے اور اسے تقریر نہیں بلکہ تبریٰ کہا۔ بمبئی میں مسلم لیگ کے ایک پختہ حریف اور احرار کے ایک سرگرم بزرگ حافظ علی بہادر نے مولانا مظہر علی سے اختلاف کیا امیر شریعتؒ نے بھی مولانا مظہر علی کے اس انفرادی نعرہ کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ احرار کے انتخا[بات] میں بھی حصہ نہ لینے پر زور دیا۔

انہی دنوں امرتسر کے چوک فرید میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مظہر علی اظہر سے قطعی مختلف تقریر کی۔ جس سے احرار کے راہنماؤں کا مذکورہ شعر سے کسی قسم کا تعلق ظاہر نہیں ہوتا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"مظہر علی نے جن بنیادوں پر انتخابی مہم کا آغاز کیا ہے وہ غلط ہیں۔ مجھے اُن سے اختلاف ہے۔ میرا معاملہ سیاسی ہے قائد اعظم ہندوستان کے مسلمانوں (کے مسائل) کا حل پاکستان بتاتے ہیں۔ ان کے برعکس میرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں (کے مسائل) کا حل اس سے نہیں ہوگا"

فرمایا وہ آپ کی سیاسی بصیرت کا ایک نہایت عمدہ ثبوت ہے۔ طوالت کے خوف سے اُسے احاطۂ تحریر میں لانے سے گھبراتا ہوں۔ مگر آپ کی معلومات کی خاطر تحریر کرنے پر مجبور بھی ہوں۔ امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا

"ہندوستان کے مسلمان دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ جو مسلمان ہندوستان میں رہ جائیں گے۔ وہ نصف سے کچھ ہی کم ہوں گے۔ ان کے لئے ہندوستان میں واقعتاً کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ وہ مدّت تک عبرت کا نقش بنے رہیں گے قدرت کارساز ہے اور اللہ کے بھیدوں کو جاننا انسانی اختیار میں نہیں۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے جینا محال ہو جائے گا اُمراء ہر حال پاکستان چلے جائیں گے۔ عام لوگ تقسیم و تاراج ہو کر آئیں گے۔ ہندوستان کے سارے مسلمان پاکستان میں نہیں کھپ سکتے اور نہ پاکستان انہیں کھپا سکتا ہے۔

یہ بازار جہاں میں بول رہا ہوں، ایک ویرانہ بننے والا ہے۔ محسوس ہوتا ہے چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے قافلے آرہے ہیں اور قافلے جا رہے ہیں۔ ہندوستان مسلمانوں کے لئے ایک زندہ قبرستان ہے۔ تقسیم ہوئی تو امرتسر تک کا علاقہ ہندوستان سے جائے گا۔ پاکستان پر رفتہ رفتہ وہی لوگ قابض ہو جائیں گے۔ جو آج بھی انگریز کے غم خوار و نمک خوار ہیں۔ یہ امراء ایک جنّت ہوگی لیکن ستانوے فیصد عوام کے لئے یہی شب و روز ہوں گے۔ اسلام ایک مسافر کی طرح ہوگا"

لیکن صد حیف صد حیف! کہ آپ جیسے "بزرگ صحافی" ابھی تک اس لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں کہ احرار نے ہی قائد اعظم کو کافر اعظم کہا تھا کاش! آپ کے دل میں یہ خوف ہوتا کہ ایک دن آپ نے خُدا کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور آپ سے روزِ حشر یہ ضرور پوچھا جائے گا کہ قوم کی آزادی کی خاطر سالہا سال تک جیلوں کے مصائب برداشت کرنے والے اور برّصغیر میں اسلام کے روشن ماضی

کے احیاء کے لئے بے پناہ قربانیاں دینے والے احرار اسلام کے سنہری کارناموں کو آپ نے مسخ کرنا اپنی زندگی کا مقصود کیوں بنائے رکھا ؟

آپ سے یہ بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ احرار کے جن آتش بجاں اور استعمار دشمن رہنمایان اسلام نے اپنی زندگی کے بہترین لمحات، نوآبادیاتی نظام کے خاتمے وطن عزیز کی آزادی اور قوم کی غلامی کی زنجیریں کاٹنے کے لئے اپنا تن من دھن، داؤ پر لگائے رکھا۔ جو اسلام کی چلتی پھرتی تلواریں تھیں۔ جنہوں نے کافر فرنگ سے سر، خان بہادر اور شمس العلماء کے خطابات حاصل کرنے کے بجائے جیلوں کی کال کوٹھریوں کو قرآن الفجر کی سحر گاہیوں سے منوّر کئے رکھا جنہوں نے انگریز بدمعاشوں کا نمک حلال نوکر بننے کی بجائے دار و رسن کو چوما، انہیں آپ نے الزامات و بہتانات کا نشانہ کیوں بنائے رکھا ؟ کیوں نہ تمہارے ساتھ اللہ کے نیک و بہادر سپاہیوں کی عظمت کا تمسخر اڑانے والوں جیسا حشر کیا جائے ؟

وقار انبالوی صاحب ! لیگی حکمرانوں کے اقتدار کے سائے میں فرنگ دشمن رہنمایان اسلام کو گالیوں سے نواز دینا آسان ہے۔ مگر تاریخ کسی کو معاف نہیں کرتی۔ آپ بے شک غاصب اور ظالم انگریزوں کے نمک حلال نوکروں اور میر جعفر و صادق پر اظہار فخر کرنے والے غدّاران قوم وملت کی پرشکوہ یادگاریں تعمیر کرنے کے مشورے دیتے ہیں۔ اور "رح" کے الفاظ سے اُن کے مکروہ دامن پر سے غدّاری کے غلیظ چھینٹے دھونے کی کوششوں میں مگن ہے۔ مگر تاریخ کے صفحات سے اُن اسلام و ہند دشمن وطن فروشوں کے بھیانک خد و خال کو کبھی نہیں مٹا سکتے۔ جنہوں نے نواب سراج الدولہ رح کو شہید کرایا، سلطان ٹیپو رح کو شہید کرایا، سید احمد رح و شاہ اسماعیل رح کو شہید کرایا۔ ۱۸۵۷ء کے جہاد اکبر میں غدّاری کی ور سر کے خطابات اور جاگیر و پینشن پائی۔ جنہوں نے حریت پسندوں کی مخبریاں کیں۔ انگریزوں کے ظالمانہ دورِ حکومت کو دوام بخشا۔ اور اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا دینا چاہا۔ آپ کا اخبار "نوائے وقت" انہی وطن فروشوں کو مجاہد اسلام بنا کر پیش کرنے کا فرموم کھیل کھیل رہا ہے اور "رح" کے طور پر

نے انہیں اسلام کا خیر خواہ، مُصلحِ قوم اور آزادیٔ ہند کا ہیرو بنا رہا ہے۔

لیکن وہ غازیان اسلام اور آزادیٔ وطن کے سرفروش دیوانے، جنہوں نے اپنے نعرہ ہائے تکبیر سے قصرِ برطانیہ کے در و بام کو ایک سو نوّے سال تک ہلائے رکھا۔ جائیدادیں ضبط کرائیں، کوڑے کھائے، عبور دریائے شور کی سزائیں جھیلیں، پھانسیوں کے پھندے کو گلے کا زیور سمجھا، ہاتھیوں کے پاؤں سے بندھ کر کچل جانا اور آگ کی بھٹیوں میں فرنگیوں اور فرنگی ٹاؤٹوں کے ہاتھوں جل کر بھسم ہو جانا سعادتِ عظمیٰ تصور کیا جنہوں نے ہندوستان کی گلی کوچے اور قریہ بہ قریہ میں پھر کر فرنگ دشمنی کے جذبات بیدار کئے اور قوم و ملت کو آزادی کے حصول کے لئے لڑ کر مر جانا سکھایا۔ غیرت و حمیت کی زندگی کا احساس دلایا جنہوں نے کہا۔

- انگریز سے نفرت جزو ایمان ہے۔
- میں سوروں کا وہ ریوڑ بھی چرانے کے لئے تیار ہوں جو انگریز کی کھیتیوں کو ویران کرے۔
- میں چیونٹیوں کے ان بلوں میں شکر بھی ڈالوں گا جو جوہڑ لی کو کاٹ کھائیں اور جن کے متعلق یوپی کے انگریز گورنر سر جیمز مِنسٹن نے کہا تھا "کہ اگر ہم شیخ الہند مولانا محمود الحسن رح کو جلا کر خاکستر بھی کر دیں تو ان کی خاک بھی ہم سے نفرت کرے گی۔ اور یہ کہ اگر مولانا محمود الحسن رح کے جسم کی بوٹی بوٹی کر دی جائے تو اُن کی ہر بوٹی سے انگریزوں کے لئے عداوت ہی ٹپکے گی۔

خدا معلوم آپ کو کس نہج پہ ذہن سازی کی گئی ہے اور نہ جانے آپ سیاہ کو سفید کہنے پر کیوں مُصر ہیں ؟ غدّاروں کو محبّ وطن، استعماری گماشتوں کو آزادی کا سورما، انگریز کے نمک حلال نوکروں کو مصلحین قوم اور انگریز کی نذرِ ربانی کو مطمح حیات قرار دینے والوں کو مجاہد آزادی منوانے پر کیوں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں ؟ لیکن کیا کیا جائے آپ بھی تو مجبور ہیں، پیٹ پالنے کے

اُسی "نوائے وقت" میں جو اسلام کے منصفانہ معاشی نظام کی کھلم کھلا تضحیک کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔ جہاں پر کام کرنے والے ملازمین کا معاشی طور پر استحصال کیا جاتا ہے وہ ادارہ جو اپنے ہی ملازمین کی نظر میں خرکار کیمپ ہے۔ بالغوں کے لئے فلمی اشتہارات اور "صفحہ خواتین" پر بے پردہ اور "مخصوص عورتوں" کی تصاویر شائع کرنا ہی اسلام کی خدمت تصور کرتا ہے۔ "بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے" کے الفاظ پر مشتمل حدیث مبارکہ کے نیچے حاکم وقت کی مدح و توصیف جس کا منشور ہے۔ اسی لئے تو آپ بھی یونین جیک کو اپنی قربانیوں سے ہندوستان میں سرنگوں کرنے والے احرار اسلام (مجلس احرار اسلام) کو بانی پاکستان کی آڑ میں مطعون کرنے کے مذموم مشن پر مامور ہونے پر مجبور ہیں۔ اسی لئے بانیٔ پاکستان کے اصل دشمن، جن کا تذکرہ میں نے اس خط کے شروع میں کیا۔ کے کفر یہ فتووں پہ پردہ ڈالنا آپ کا "نظامِ مصطفےٰ" معلوم ہوتا ہے اور آخر میں آپ کی اس بے جا نصیحت کے متعلق چند حروف بھی کہ "یہ وقت اختلافی امور کے ذکر یا اُن کو ہوا دینے کا نہیں۔ اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا" کاش! اس عاقلانہ مشورہ پر آپ خود عمل کرکے اور ماضی میں اپنے کالم کو نام نہاد مسلم قومیت کی داستانوں سے مرصّع نہ کرتے۔ کاش فہم و بصیرت سے معمور یہ مشورہ آپ مجید نظامی صاحب کو بھی دے سکتے کہ خدا کے لئے ایم۔ او۔ متھانی جیسے یاوہ گو، بدقماش، عادی جھوٹے اور احسان فراموش کی رسوائے زمانہ کتاب "مہر و دور کی یادیں" کی تائید میں عبد الطیف سیٹھی سے قسط وار مضامین امام الہند مولانا محی الدین احمد ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف شائع نہ کروائیں۔ یہ ادب اور مذہب کی قطعاً خدمت نہیں کہ اردو کے سب سے بڑے خطیب و ادیب، ترجمانِ اسلام، مفسرِ قرآن اور اس صدی میں ابن تیمیہ رح کی ذات والا شان کو شراب نوشی جیسے گناہ کبیرہ سے متّہم کیا جائے کیا آپ خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور اپنے

کی زحمت گوارا فرمائیں گے. کہ پاکستان پر اُسوقت (خدانخواستہ) کیا افتاد پڑی ہوئی تھی کہ ایک نمک حرام ہندو (بقولِ خشونت سنگھ) کی جھوٹی کتاب "مہر دو در کی یادیں" پر تلمیحات و تشریحات کی ملمع کاری کی جائے ؟

اور جناب وقار انبالوی صاحب! ذرا نظامی صاحب کے تملّق و خوشامد کے چُنگے سے نکل کر یہ تو بتلائیے کہ گذشتہ سال فروری میں وطن عزیز (خاکم بدہن) کن سانحات، مصائب اور مشکلات کا شکار تھا کہ مشہور مُنکرِ حدیث اور ملحد غلام احمد پرویز (جعلی علامہ رازی) کے شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مسئلہ قومیت پر غلط حوالوں سے مزیّن مضمون کو ۲۴ سال بعد آٹھ اقساط میں "نوائے وقت" میں شائع کیا جائے. اسی کو کہتے ہیں

• دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

امید کامل ہے کہ صحافتی دیانت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس خط کے جواب سے ضرور عزت بخشیں گے. آپ کے جواب کا چشم براہ رہوں گا. آئندہ تحریری ملاقات تک کے لئے اجازت دیجئے.

اچھا. خدا حافظ

موجودہ شکل میں شرعی عدالتیں ناقابل قبول ہیں

حضرت درخواستی

جمیعت علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ملک بھر میں شرعی عدالتوں کے قیام اور عدالتوں کو شرعی مقدمات کا اختیار دینے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور ایک بیان میں کہا ہے. کہ عدالتی نظام میں بنیادی تبدیلیوں اور اس میں علماء کو شریک کئے بغیر اس قسم کے اقدامات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ موجودہ عدالتوں کی کارکردگی اسلامی نظام کے لئے مزید بدنامی کا باعث بنے گی.

انہوں نے کہا کہ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی. کہ موجودہ حکومت اسلامی قوانین کے عملی نفاذ کی خواہش کے باوجود اس حقیقت کو قبول کرنے سے کیوں گریز کر رہی ہے. کہ موجودہ انتظامی ڈھانچہ اور عدالتی نظام کو اسلامی نظام کے تقاضوں سے ہم آہنگ کئے بغیر اسلامی قوانین کا نفاذ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا.

انہوں نے کہا کہ گذشتہ چار پانچ ماہ کے دوران نوکرشاہی پولیس اور مجسٹریٹوں پر مشتمل شرعی عدالتوں نے اپنے رویہ سے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے. کہ ان اداروں پر اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا. اسلئے حکومت کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے.

مولانا درخواستی نے اعلان کیا کہ جمیعت علماء اسلام کو موجودہ شکل میں حکومت کی مقرر کردہ شرعی عدالتوں پر اعتماد نہیں ہے. اور ہم انہیں شرعی عدالتیں تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں.

انہوں نے مطالبہ کیا کسی شخص کو حدود اللہ پر نقطہ چینی کرنے کی اجازت نہ دی جائے. نیز انہوں نے جنرل ضیاء الحق صاحب سے اپیل کی کہ ملک پر سیاسی گرمیوں پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں.

انہوں نے ملک کو اقتصادی اور سیاسی بحران سے نکالنے کیلئے ایک دس نکاتی فارمولا پیش کیا. انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ ہر قومی مسئلہ پر تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے. نیز کسی سیاسی جماعت کو دوسری جماعت پر کیچڑ اچھالنے کی اجازت نہ دی جائے. تاکہ آئندہ انتخابات کا ماحول خراب نہ ہو.

بلدیاتی انتخابات کے بارے میں انہوں نے کہا. کہ اُنہیں ہر صورت ۱۷ رنومبر تک ملتوی کر دینا چاہیئے. اور عوام میں نفاق کا بیج بونے والے عناصر کی سرکوبی کی جائے اور بہادر مسلح افواج کو ملکی سیاست میں اُلجھے بغیر بارکوں میں چلے جانا چاہیئے. اُنہوں نے مطالبہ کیا. کہ نااہل قرار دیئے جانے والے افراد کے معاملوں پر نظر ثانی نہ کی. انہوں نے کہا کہ چاہئے تو یہ تھا. کہ جن لوگوں کو ان کی بدعنوانیوں کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا ہے. اُن کی وہ تمام جائداد ضبط کی جاتی جو انہوں نے اپنے دور اقتدار میں ناجائز ذرائع سے بنائی ہے. اس کے برعکس ان کے فیصلوں پر نظر ثانی کی خوشخبری عوام کو سنائی جا رہی ہے

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

ہزاروں برکتیں لے کر ماہِ صیام آیا

رمضان المبارک جو برکات خداوندی کا افضل ترین مہینہ ہے جس کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ رب العالمین رمضان شریف میں ہر روزہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور رمضان المبارک کے ختم پر یکم رمضان سے لے کر آخر تک جتنی تعداد میں جہنم سے آزاد ہوئے اُس کی مجموعی تعداد کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اس حساب سے رمضان المبارک میں تین لاکھ اور آخر رمضان میں مکرر پھر تین صد لاکھ کو جہنم سے خلاصی ملتی ہے۔ یعنی صرف ایک رمضان میں چھ کروڑ ایسے انسان جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔ وہ جنت کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ رب العالمین رمضان المبارک کی ہر رات کو خود اعلان فرماتے ہیں۔

ھَل مِن سَائلٍ فاعطیۂ سؤلہٗ
ھل من تائبٍ فاتوب علیہ
ھل من مستغفرٍ فاغفرلہٗ

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فرمان کے تحت ایک منادی تین بار باآواز بلند یہی اعلان کرتا رہتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ کوئی ہے مانگنے والا جس کو میں عطا کروں۔ کوئی ہے توبہ کرنے والا تاکہ میں اُس کی توبہ قبول کر کے اُس کے سب گناہ معاف کر دوں۔ کوئی ہے مغفرت چاہنے والا میں اُس کی مغفرت کر دوں

اب غور فرمایئے! کہ اس خصوصی اعلان کے باوجود بھی مجرم اپنے جرم کا اقرار کر کے اپنے گناہوں کی معافی نہ چاہے۔ اور چھ کروڑ جہنمیوں کی آزادی میں بھی اپنا نام شمار نہ کرا سکے تو اس سے بڑا بد قسمت اور محروم انسان اور کون ہوگا؟

احقر راقم نے سابقہ شمارہ میں بھی احباب مسلمان بھائیوں کو دعوت دی تھی۔ کہ رمضان المبارک میں کوشش کر کے روٹھے خدا کو منا لیں۔ تاکہ ہمارے حرمان نصیبی دور ہو کر خوش قسمتی میں شمار ہو جائے۔ تو ہمارا ملک بھی ترقی کی منزل پر گامزن ہو سکتا ہے۔ خدا کی قسم! رمضان المبارک جو اللہ رب العالمین کے خصوصی پیغامات حدیث میں مرقوم ہیں۔ جب ان پر نگاہ پڑتی ہے۔ تو اپنی بد قسمتی پر خوب رونا آتا ہے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل جملہ پر غور فرمایئے! اس میں خدا کی رحمت کتنے جوش میں نظر آتی ہے۔ اور الفاظوں کی چاشنی اور مٹھاس کتنا لطف دکھا رہی ہے۔ فرمایا

قال فیقول فانی اشھدکم
یاملائکتی

یعنی اے فرشتوں میں گواہ بناتا ہوں۔

انی قد جعلت ثوابھم من
صیامھم شھر رمضان و
قیامھم رضائی ومغفرتی

یعنی میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا فرما دی ہے۔ پھر غور سے اگلے جملے کو ملاحظہ فرمایئے ارشاد ہے کہ

ویقول یاعبادی سلونی
فوعزتی وجلالی لاتسئلونی
الیوم شیئاً فی جمعکم لاخرتکم
الا اعطیتکم ولا لدنیاکم الا
نظرت لکم۔

یعنی۔ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو (غیر سے نہ مانگو) میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں سے اپنی آخرت کے بارے کے بارے میں جو سوال کرو گے۔ ضرور عطا کرونگا۔ اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے۔ اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کرونگا۔ اللہ اکبر۔

رحمت کا دریا جوش پر ہے۔ اور محروم پیاسے کنارے پر مر رہے ہیں یہ دانائی ہے۔ یا نادانی؟ اس کے متعلق ایک اور جملہ عربی زبان میں حدیث شریف کا ملاحظہ فرمایئے! دراصل ترجمہ میں وہ لطف نہیں۔ جو اصل حدیث شریف کے الفاظ میں ہے۔ ترجمہ تو ایک مجبوری ہے فرمایا

فوعزتی لا استوت علیکم
عنی انکم ماراقبتمونی وعزتی
وجلالی لا اُخزیکم ولا افضحکم
بین اصحاب
الحدود

میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا
خیال رکھو گے۔ میں تمہاری لغزشوں پہ ستاری
کرتا رہوں گا۔ اور ان کو چھپاتا رہوں گا
میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم
میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے
رسوا اور فضیحت نہ کرونگا۔ بس تم بخشے
بخشائے گھروں کو لوٹ جاؤ۔

رمضان المبارک کی فضیلت

ابتدائے کائنات سے انسانوں کے
لئے نجات کا باعث بنی رہی۔ اسی
لئے تمام کتب سماویہ رمضان میں
نازل ہوئیں۔ چنانچہ کریم لوح محفوظ
سے آسمان دنیا پر کامل و مکمل اسی
ماہ میں نازل ہوا۔ اور پھر آسمان دنیا
سے تدریجاً تدریجاً نازل ہوتا رہا۔ جو
تقریباً تئیس سال جاری رہا۔ حضرت
سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کے
صحیفے بھی رمضان المبارک میں نازل
ہوئے۔ جس کی تاریخ یکم یا ۳ رمضان
بتائی جاتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام
کو زبور ۱۲ یا ۱۸ رمضان کو عطا ہوا
فرمائی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
توریت چھ رمضان المبارک کو عطا
ہوئی اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ
علیہ السلام کو انجیل ۱۲ یا ۱۳ رمضان
المبارک کو عطا فرمائی گئی۔ اس سے
اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ رمضان
المبارک کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے
نزدیک کتنا اعلیٰ معتبر ہے۔ اور یہ بھی
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ رمضان
کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام
مکمل قرآن کریم حضرت نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے۔ اور بعض
حدیث میں یوں آیا ہے۔ کہ حضرت
جبرائیل اور حضرت نبی کریم ؐ قرآن پاک
رمضان میں دورہ کیا کرتے تھے۔
اس لئے جتنی کوشش ہو سکے رمضان
میں تلاوت قرآن پاک کو بہت اہمیت
دینی چاہئے۔ تلاوت قرآن سے دلوں
کی زنگ اور سیاہی دور ہو جاتی ہے
ہاں یہ برکات اسی وقت حاصل ہو
سکتے ہیں۔ جب رزق حلال کا ہو۔ حضرت
مولانا محمد زکریا محدث اعظم مہاجر مدنی
نے لکھا ہے۔ کہ کوفہ میں مستجاب الدعوات
لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ جب
کوئی ظالم حاکم ان پر مسلط ہوتا۔ تو یہ
اس کے لئے بد دعا کرتے۔ وہ ہلاک
ہو جاتا۔ حجاج ظالم کا جب تسلط
ہوا۔ تو اس نے ایک دعوت کی
جس میں ان حضرات کو خاص طور
سے شریک کیا۔ جب کھانے سے
فارغ ہو چکے۔ تو اس نے کہا کہ میں
ان لوگوں کی بد دعا سے محفوظ ہو گیا
ہوں۔ کہ حرام کی روزی ان لوگوں کے
پیٹ میں داخل ہو گئی ہے۔ اس کے
ساتھ ہمارے زمانہ کی حلال روزی پہ
بھی ایک نگاہ ڈالی جائے۔ جہاں
ہر وقت سود وغیرہ تک کے جواز کی کوششیں
جاری ہوں۔ ملازمین رشوت کو اور
تاجر دھوکہ دینے کو بہتر سمجھتے ہوں۔
احادیث کی اکثر کتب بمع بخاری
شریف میں ایک مشہور و معروف حدیث
شریف درج ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضرت
نبی کریم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ
کہ سب باہم ایک ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جب
سب مجتمع ہو گئے۔ تو آنحضرت ممبر پہ
تشریف لے گئے۔ اور جب پہلے درجہ
پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے
پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب
تیسرے پر قدم رکھا تو اسی طرح پھر
فرمایا آمین۔ پھر آپ ؐ نے ایک خطبہ دیا
اور جب خطبہ سے فارغ ہو گئے۔ تو راوی
حضرت کعب ؓ بن عجرہ فرماتے ہیں۔ ہم نے
دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم نے آج ممبر پہ قدم رکھتے ہوئے
ایک ایسی بات سنی ہے۔ جو کہ پہلے ہم نے
نے نہیں سنی تھی۔ اس کا مقصد کیا
ہے: آپ ؐ نے ہر قدم پہ زور سے
فرمایا ہے آمین۔ آمین۔ آمین۔
آپ ؐ نے فرمایا۔ اس وقت
حضرت جبرائیل بھی موجود تھے۔ اور
وہ بد دعا کر رہے تھے۔ اس نے
کہا کہ

بعد من ادرک رمضان
فلم یغفر لہ قلت آمین

یعنی ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان
المبارک جیسا مہینہ پایا۔ پھر بھی بدقسمتی
سے اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے
کہا آمین۔ جب دوسرے درجہ پہ قدم
رکھا تو اس نے کہا۔ ہلاک وہ شخص
جس کے سامنے آپ ؐ کا ذکر مبارک ہو
کہ وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔
پھر تیسرے درجہ پہ قدم رکھا تو اس
نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے
سامنے اس والدین بڑھاپے کو پاویں
اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں
یعنی اپنی محرومی کی وجہ سے وہ ان کی
خدمت نہ کر کے جنت کا مستحق نہ بنے
میں نے کہا آمین۔

اب آپ ہی اندازہ فرماویں۔ جس
کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام
بد دعا فرماویں۔ اور حضرت نبی کریم نبی
رحمت ؐ ہونے کے باوجود آمین فرماویں
تو کیا ایسے آدمی کی نجات کی کوئی
امید یا کم از کم امکان ہو سکتا ہے؟
یار لوگوں نے ابھی سے رمضان المبارک
کی آمد سے پہلے ہی گرمی گرمی کا ورد
شروع کر رکھا ہے۔ حالانکہ یہ علم
بھی نہیں۔ کہ آیا رمضان میں واقعی
ایسی ڈراؤنی گرمی ہوگی۔ یا قدرت موسم
کو خوشگوار بنا دینگے۔ اگر گرمی موجود
بھی رہی۔ تو قرآن کریم کا یہ فرمان کہ
نار جہنم اشد حرا لو کانوا
یفقہون

اور گرمی کی شدت سے جب صحابہ کرام جنگ لڑ رہے تھے۔ اور روزہ بھی قضا نہیں ہونے دیتے تھے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اشارات سے منع فرما رہے تھے۔ کہ روزہ قضا کر لو۔ جب تک آپؐ نے خود واضح طور پر اُن کو روک نہ دیا۔ انہوں نے روزہ توڑنا گوارہ نہ کیا اس لئے کہ اُن کا ایمان قرآن و حدیث پر عین الیقین اور حق الیقین کے تمام درجوں تک پختہ تھا۔ مثلاً اس حدیث شریف کو ملاحظہ فرمائیے۔ فرمایا

"جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے۔ تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ بھی آخری رات تک بند نہیں کیا ہوتا۔ اور ایسا مسلمان نہیں ہے۔ کہ رمضان المبارک کی راتوں میں نماز پڑھے۔ مگر اللہ تعالےٰ ہر رکعت کے بدلے اُس کو اڑھائی ہزار نیکیوں کا اجر نصیب فرماتا ہے۔ جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مکان سرخ یاقوت کا بنائے گا۔ اور یہ مکان سونے کا ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے لئے ایک سونے کا محل ہوگا جو آراستہ ہوگا یاقوت سرخ سے پھر فرمایا جب روزہ دار روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کے سال بھر کے سابقہ رمضان تک سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (یعنی صغیرہ گناہ) اور روزہ دار کے لئے ستر ہزار فرشتے روزانہ اپنے اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ صبح کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک اور رات کو قیام کے برکات کے باعث ہر رکعت کے بدلے جنت میں ایک درخت ملے گا وہ درخت اتنا بڑا ہوگا جس کے سایہ میں پانچ سو برس تک آدمی سفر کر سکتا ہے۔ یا گھوڑے والا سوار چل سکتا ہے۔"

انصاف فرمائیے! اگر ہمارے ایمان مستحکم ہیں۔ اور یقین کامل ہمیں حاصل ہے۔ تو ایسی عظیم دولت کے حصول کے لئے کون رمضان المبارک کے روزوں اور تراویح سے محروم رہے گا۔ جبکہ آٹھ دس روپے حاصل کرنے کی غرض سے ہم کتنی محنت شاقہ اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے آرام اور سکون کے لئے ہم کیوں بہانے تلاش کرتے ہیں۔ اور دنیاوی زندگی سے اگر تنگ ہو بھی جاتے ہیں۔ تب بھی نیکی کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ بقول کسے۔

؎ اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے!

روزوں اور تراویح میں قرآن سننے کے کے متعلق تو یہاں تک حضرت علیہ السلام کا فرمان موجود ہے۔ کہ روزہ اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے۔ کہ اے اللہ! رب العلمین میں نے اس کو کھانے سے پورے دن روکے رکھا۔ اور جائز خواہشات سے سے بھی منع کر دیا تھا۔ لہذا آپ اس کے لئے میری سفارش قبول فرمالیں۔ قرآن عرض کرے گا۔ کہ میں نے اس کو رات کو سونے نہیں دیا تھا۔ لہذا آپ کے لئے میری سفارش ضرور قبول فرما لیں۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ اور وہ شخص روزہ دار بخشش دیا جائے گا۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

مگر ہمارا عذر یہ ہے۔ کہ ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ گذارش ہے۔ کہ ہماری مصروفیات ہمارے اسلاف کے بالمقابل کچھ بھی نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ العالی نے لکھا ہے کہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کو متعدد رمضانوں میں دیکھا ہے کہ باوجود پیرانہ سالی کے مغرب کے بعد نوافل میں سوا پارہ پڑھنا یا سننا اور اُس کے بعد آدھ گھنٹہ کھانا وغیرہ اور دیگر ضروریات کے بعد ہندوستان کے قیام میں تقریباً دو سوا دو گھنٹے تراویح میں خرچ ہوتے تھے۔ اور مدینہ پاک قیام میں تقریباً تین گھنٹے میں عشاء اور تراویح سے فراغت ہوتی تھی۔ اس کے بعد آپ حسب اختلاف موسم دو تین گھنٹے آرام فرمانے کے بعد تہجد میں تلاوت فرماتے اور صبح سے نصف گھنٹہ قبل سحر تناول فرماتے۔ اس کے بعد صبح کی نماز تک کبھی حفظ تلاوت فرماتے اور کبھی اوراد و وظائف میں مشغول رہتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھ کر اشراق تک مراقب رہتے اور اشراق کے بعد ایک گھنٹہ آرام فرماتے اس کے بعد بارہ بجے تک اور گرمیوں میں ایک بجے تک "بذل المجہود فی شرح ابی داؤد" تحریر فرماتے اور ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرما کر جواب لکھاتے۔ اور ظہر کے بعد عصر تک تلاوت فرماتے۔ عصر سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے۔

ملاحظہ فرمایا کہ یہ کوئی کم مصروفیت ہے؛ حضرت اقدس شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے کلام مجید ہی سنتے رہتے تھے۔ نیز حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رح کے یہاں تو رمضان المبارک کا

مہینہ دن رات تلاوت کا ہوا کرتا تھا۔ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ختم۔ بعض خدام کو اتنی اجازت ضرور تھی کہ تراویح کے بعد ایک دو فنجان آپ چائے کے نوش فرمائیں۔ تو وہ کوئی خاص بات دریافت کر سکیں۔

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ تو اکثر وقت تلاوت اور اپنی ایک تاریخی تسبیح جس کا طول قد آدم سے بھی طویل معلوم ہوتا تھا۔ پڑھنے میں مصروف رہتا دیکھا۔ اچھی طرح یاد ہے۔ ہم جب دفتر ختم نبوت سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ تو بعض اوقات تو نفیاً اشارہ کر دیتے۔ اور بعض دفعہ خود فرماتے۔ کہ بھائی یہ میرا گداگری کا وقت ہے تم چلے جاؤ۔ اسی طرح سب بزرگوں کی اوقات میں تبدیلی آجاتی۔ ہمارے حضرت سجادہ نشین دین پور شریف مولانا عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سارا دن تلاوت اور تقریباً رات کا اکثر حصہ ذکر اللہ میں بسر فرماتے۔

بس ہر آدمی کو لازم ہے کہ

”کتب علیکم الصیام“

روزے جو کہ فرض ہیں۔ اُن کو ایک مسلمان مومن کی حیثیت سے ادا کریں۔ روزہ کی فرضیت ہر جزو پر فرض قرار دی گئی ہے۔ مثلاً زبان کا روزہ جھوٹ وغیرہ بولنے سے بچنا ہے اور کان کا روزہ ناجائز چیزوں کے سننے سے احتراز آنکھ کا روزہ لہو و لعب کی چیزوں سے احتراز ہے۔ اور ایسے ہی باقی اعضاء حتیٰ کہ نفس کا روزہ حرص و شہوتوں سے بچنا۔ دل کا روزہ حب دنیا سے خالی رکھنا۔ روح کا روزہ آخرت کی لذتوں سے بھی احتراز اور خاص کا روزہ غیر اللہ کے وجود سے بھی احتراز ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح نیت کے ساتھ صحیح طور پر روزے رکھنے کی عملی توفیق عطا فرماویں آمین ثم آمین۔

احقر راقم عفا اللہ عنہٗ بھی عرض گزار ہے۔ کہ اس گناہ گار کے لئے رمضان المبارک میں اپنے خاص الخاص وقتوں میں ضرور دعا سے سرفراز فرماویں اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے چند سوالات

ایک قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے متعلق ہیں۔ چند اعتراضات کئے تھے۔ اُن کا جواب دینے کے بعد درج ذیل سوال نامہ اُسے بھیجا گیا۔ جس کا جواب آج تک نہیں آیا۔ اور نہ انشاءاللہ کبھی آئے گا۔

قادیانی معترض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر جو اعتراضات کئے تھے۔ ان کے جواب کے بعد اب مناسب ہے۔ کہ چند سوالات قادیانیوں سے بھی کر لئے جائیں۔ امید ہے کہ قادیانی صاحبان ان پر غور فرما کر جواب باصواب دیں گے۔

(۱) مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے یا خلاف؟ اگر مطابق ہے تو براہ مہربانی وہ احادیث جن میں مرزا صاحب کی علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں۔

(۲) مرزا صاحب۔ اربعین ۳ ص ۱۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ

لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا۔ کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تو

(۱) اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا۔

(۲) وہ اس کو کافر قرار دیں گے

(۳) اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائینگے۔

(۴) اور اس کی سخت توہین کی جائیگی

(۵) اور اُسے خارج۔ اور

(۶) دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

مسیح موعود کی یہ چھ علامتیں جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے منسوب کی ہیں۔ قرآن کریم کی کس آیت میں لکھی ہیں؟ اس کا حوالہ دیجئے

(۳) اربعین ۲ ص ۲۳ پر لکھتے ہیں کہ

"انبیاء گذشتہ کے کشوف کے اس بات پر مُہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا۔"

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی طرف مرزا صاحب نے دو باتیں منسوب کی ہیں۔

(۱) مسیح موعود کا چودھویں کے سر پر پیدا ہونا

(۲) اور پنجاب میں پیدا ہونا

(۴) ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۸ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

احادیث صحیحہ کا لفظ کم از کم تین صحیح حدیثوں پر بولا جاتا ہے۔ لہذا مسیح موعود کی ان دو علامتوں۔ جو مرزا صاحب نے "احادیث صحیحہ" کے حوالے سے لکھیں ہیں۔ کم از کم تین تین حدیثوں کا حوالہ دیجئے۔

(۵) اسی کے متصل آگے لکھتے ہیں کہ

"اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں میں شرکت رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا اور اُس کی پیدائش دو خاندانوں سے ہوگی۔ اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔"

اگر یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ نہیں تو فرمایا جائے کہ مسیح موعود کی یہ چار علامتیں حدیث کی کس کتاب میں لکھی ہیں۔؟

(۶) ازالہ اوہام ص ۸۱ پر فرماتے ہیں کہ

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا"

کیا صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت مسیح کا آسمان سے اترنا لکھا ہے۔؟

(۷) شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے۔ تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانے کے بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُس کے لئے آواز آئے گی۔

ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی

اب سوچو یہ حدیث کس پایہ یا مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ ہے۔"

ہمارے سامنے صحیح بخاری کا جو نسخہ ہے۔ اُس میں تو یہ حدیث ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی ہمیں کہیں نہیں ملی۔ لیکن جس طرح مرزا صاحب کے گھر میں قرآن کریم کا ایسا نسخہ تھا۔ جس میں۔

"انا انزلناہ قریبا من القادیان"

لکھا تھا۔ **(ازالہ اوہام ص۷۶، ص۷۷)**

اسی طرح شاید اُن کے مسیح خانہ میں کوئی نسخہ صحیح بخاری کا بھی ایسا ہو جس میں سے دیکھ کر مرزا صاحب نے یہ حدیث لکھی ہو۔

بہر حال اگر مرزا صاحب نے صحیح بخاری شریف کا حوالہ صحیح دیا ہے۔ تو ذرا اُس صفحے کا عکس شائع کر دیجئے۔ اور اگر جھوٹ دیا ہے۔ تو یہ فرمایئے۔ کہ جو شخص صحیح بخاری جیسی معروف و مشہور کتاب پر جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ وہ اپنے دعوٰی مسیحت میں سچا ہوگا؟ کیونکہ صاحب ہی کا ارشاد ہے کہ ایک بات میں جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو پھر دوسری بات میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔ **(چشمہ معرفت ص۲۲۲)**

ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"اس (محمدی بیگم سے نکاح کی) پیشگوئی کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ

یتزوج ویولد لہ

یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا۔ اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے۔ اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اور اولاد سے خاص اولاد مراد ہے، جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔"

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پہلے اُن کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم موجود تھیں۔ اور مبارک احمد کے علاوہ باقی سب صاحبزادے بھی پیدا ہو چکے تھے۔ لیکن مرزا صاحب نے مسیح موعود کی ان دو علامتوں سے "خاص شادی" اور "خاص اولاد" مراد لی ہے۔ یعنی محترمہ محمدی بیگم۔ اعلی اللہ مقامہٗ سے نکاح اور اُن سے پیدا ہونے والی اولاد۔ مگر مرزا صاحب کو یہ نکاح نصیب نہ ہوا اولاد تو کیا ہوتی۔ فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی نعوذ باللہ غلط تھی یا مرزا صاحب کی مسیحت غلط ٹھہری؟

اور یہ بھی فرمایئے! کہ جب یہ پیشگوئی مرزا صاحب پر صادق ہی نہ آئی۔ تو مرزا صاحب کے سیاہ دل منکروں کا جواب کدھر گیا؟ اور یہ بھی فرمایئے کہ جس شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صادق نہ آئے۔ وہ مسیح موعود ہو سکتا ہے۔؟ اور اسی پیشگوئی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ

"یاد رکھو! اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز (یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت اور محترمہ محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے حجلۂ عروسی میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

نیز فرماتے ہیں۔ کہ

"میں اس کو صدق و کذب کا معیار ٹھہراتا ہوں۔ اور میں نے نہیں کہا۔ مگر بعد اس کے مجھے میرے رب کی جانب سے خبر دی گئی"

(انجام آتھم ص۲۲۳)

مسیح موعود کی یہ خاص علامت ۔۔ محمدی بیگم اعلی اللہ مقامہٗ سے نکاح کی سعادت ۔۔ تو مرزا صاحب کو نصیب نہ ہوئی۔ جس کی بنا پر وہ باقرار خود "ہر بد سے بدتر" اور "کاذب" ٹھہرے

اب فرمایئے! اگر مرزا صاحب کو

"المسیح الکذاب"

کا خطاب دیا جائے تو کیا یہ اُنہی کے اقرار کے مطابق واقعہ کی صحیح ترجمانی نہیں؟

۹ مرزا صاحب **تریاق القلوب ضمیمہ ۲ ص۱۵۹** پر لکھتے ہیں۔ کہ

"اس کے (یعنی مسیح موعود کے) ہاں

بعد نوع انسان میں علامت عقم
سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے
والے حیوانوں اور وحشیوں سے
مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت
حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو
جائے گی۔ وہ حلال کو حلال
نہیں سمجھیں گے۔ نہ حرام کو حرام
پس اُن پر قیامت قائم ہوگی"۔

فرمایئے! مرزا صاحب کے وقت میں مسیح موعود
کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا
اُن کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے
وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ
ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال
اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود
نہیں۔؟

اگر مرزا صاحب میں یہ علامت نہیں
پائی گئی۔ تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے۔ اور اگر
پائی گئی ہے۔ تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے
دیجئے! خود قادیانی جماعت کے بارے میں
کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ سب وحشیوں
کی جماعت ہے ان میں حقیقی انسانیت
قطعاً نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال
وحرام کی کچھ تمیز نہیں؟

(۱۰) مرزا صاحب مسیح بنے۔ تو انہوں
نے اپنے گھر میں دجال بھی گھڑ لیا۔ یعنی
پادری — یہاں کئی سوال پیدا ہوتے
ہیں۔ ایک یہ کہ پادری تو دنیا میں پہلے
سے موجود تھے۔ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے سے بھی پہلے۔ اور اُن
کے مشرکانہ عقائد و نظریات بھی پہلے سے
چلے آرہے تھے۔ جس پر قرآن کریم گواہ
ہے۔ مگر دجال کو تو قتل کرنا تھا۔ جب
کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے پون
صدی ہو رہی ہے۔ اور اُن کا دجال
ابھی تک دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔
مسیح موعود کی یہ علامت مرزا صاحب
پر کیوں صادق نہیں آتی۔؟

تیسرے۔ دجال کو تو دنیا میں صرف
چالیس دن رہنا تھا۔ جیسا کہ احادیث
صحیح میں آیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے
خود ساختہ دجال کا چلہ ابھی پورا ہی
ہونے میں نہیں آتا۔ چوتھے۔ مرزا صاحب
لکھتے ہیں کہ

"میرا کام جس کے لئے میں اس
اس میدان میں کھڑا ہوں۔
یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے
ستون کو توڑ دوں۔ اور
بجائے تثلیث کے توحید
پھیلاؤں۔ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی
جلالت اور عظمت اور
شان دنیا پر ظاہر کردوں
پس مجھ سے کروڑ نشان
بھی ظاہر ہوں۔ اور یہ
علت غائی ظہور میں
نہ آوے۔ تو میں جھوٹا ہوں
پس دنیا کیوں مجھ
سے دشمنی کرتی ہے۔ وہ
میرے انجام کو کیوں نہیں
دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام
کی حمایت میں وہ کام کر
دکھایا۔ جو مسیح موعود اور
مہدی موعود کو کرنا چاہئے
تو پھر میں سچا ہوں۔ اور
اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مرگیا
تو پھر سب گواہ رہیں۔ کہ
میں جھوٹا ہوں۔"

(اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا گواہ ہے کہ مرزا صاحب
کے آنے کے بعد دین اسلام کو ترقی
نہیں ہوئی۔ بلکہ تنزل ہوا۔ حد
یہ ہے کہ آج تک خود ان کی اپنی جماعت
خارج از اسلام ہے۔ کیا قادیانی
صاحبان سب دنیا کے ساتھ مرزا
صاحب کے جھوٹا ہونے کی گواہی
نہیں دیں گے۔؟ فرمایئے! اب مرزا
صاحب کے جھوٹا ہونے میں کیا
شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے۔؟

تلک عشرۃ کاملۃ

میاں محمد ذوالفقار علی
رکن جمیعۃ علماء اسلام

اسلامی ریاست میں ٹیکسوں کا نظام

قانون سازی کا حق کسی انسان یا کسی حکمران جماعت کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ اس کا حقیقی موسس صرف خدائے واحد ہے۔ وہ ہی قوانین ساز ہے۔ اسلامی ملک کا سربراہ ان قوانینِ خداوندی کی حدود کے اندر رہ کے خدمت خلق انجام دے سکتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اللہ کی نگرانی میں ایسی حکومت برپا کرے۔ جس کا واضع قانون انسان یا جماعت نہیں بلکہ خود احکم الحاکمین ہو۔ وہ راہ حق کا راہنما بھی ہے۔ اور خدمت خلق کا خادم بھی۔ وہ اپنی زندگی عوام کے لئے وقف کر دے: اُس کی حکومت منہاج النبوت کے عین مطابق ہو۔ اور نیابت فقہ کا صحیح نمونہ ہو وہ خدا کی مخلوق کے مابین اخوت اور باہمی ہمدردی کا تعلق قائم کرے۔ وہ امت مسلمہ پہ اللہ کا سایہ ہو۔ سربراہ مملکت ایسی حکومت کا وجود قائم نہ کرے۔ جو ظلم وستم سے مسلح ہو۔ کہ عوام ـــــــ کے سامنے آئے۔ اور جابرانہ اقتدار کی ترقی اور ارکان حکومت کی فضول خرچیوں اور رشوت اور مالی بدعنوانیوں کا ماحول پیدا کرے۔ ایسا نظام حکومت پیدا نہ کرے۔ جو فاسد اور ظالمانہ ہو۔ جس سے رعایا بدحال اور پریشان ہو اور گراں باریوں کے مظالم کے شکار ہوں۔ اور وہ حق معیشت سے محروم ہو جائیں غلے کی قیمت اسقدر گراں مقرر نہ کرے۔ جو رعایا پہ عذاب ہو۔ عوام پہ صرف ایسے ٹیکسوں کا نفاذ کرے۔ جو شریعت میں وضع کئے گئے ہیں۔ وہ اسلام کے اقتصادی اور معاشی نظام کو بروئے کار لائے۔ تاکہ امت مسلمہ کا ہر فرد خوش حالی کی زندگی بسر کرے۔ ایسے نظامِ حکومت کو بروئے کار نہ لائے۔ جو سلطون اور جابر ہو۔ جو خدا کی مخلوق کے اندر مظلوم اور ظالم کا رشتہ قائم کرے۔ ٹیکسوں کا وہ نظام جو انگریزی دور حکومت میں رائج کیا گیا تھا۔ پچھلے ۳۲ بتیس سال سے جاری ہے۔ ہر سال سالانہ بجٹ میں نئے نئے ٹیکسوں کا نفاذ کر کے غریب عوام کی کمر توڑ دی جاتی ہے ان غیر اسلامی ٹیکسوں کا نظام عدل وانصاف کے خلاف ہے۔ ان کی حیثیت سرزمین پاکستان میں ایک اسلامی ریاست قائم ہو جانے کے بعد غیر شرعی ہے۔ ان غیر شرعی ٹیکسوں کا عوام کے مفاد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کی وصولی ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ ان کو فوری پر واپس لیا جائے۔ پاکستان کی اسلامی ریاست میں ٹیکسوں کا ایسا نظام عائد کیا جائے۔ جو خلق خدا کی فلاح و بہبودی پہ قائم ہو۔ ٹیکس وہ ہی جائز ہے۔ جو اللہ کا حق اور حکم سمجھ کر ادا کیا جائے۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہدایات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مطابق وصول کیا جائے۔ حکومت صرف وہ ہی ٹیکس عوام پر عائد کرے جن کی حدود اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے طریقے پر قائم ہو چکی ہو۔

موجودہ غیر شرعی بجٹ پیش کر کے وزیر خزانہ نے شریعت سے روگردانی کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وزیر خزانہ صاحب اسلامی قوانین سے روشناس ہی نہیں۔ یہ بجٹ لادینی بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ یہ غیر اسلامی بجٹ ہے۔ لہٰذا اس کو بغیر کسی بحث کے واپس کیا جاوے۔ اسلام کے معاشی نظام کو بروئے کار لانے کے لئے اسلامی ریاست کی حدود کے اندر رفاہ عام۔ اجتماعی ضروریات انفرادی حاجات اور حکومت کی ضروریات کی کفالت کے لئے اسلامی خزانہ یعنی بیت المال کا قیام عمل میں لایا جاوے۔ مندرجہ ذیل مدات بیت المال کی آمدنی شمار ہو۔

عُشر:۔ زکوٰۃ کی طرح زمین کی پیداوار پر واجب ہوتا ہے۔ اگر زمین بارش سے پانی سے سیراب ہو۔ تو زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جاوے۔ اگر نہری یا چاہی ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ لیا جاوے۔

جزیہ:۔ یہ غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض بطور ٹیکس کے وصول کیا جاوے۔

زکوٰۃ:۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے مسلمانوں

از:- سیفی سرحدی

بجٹ یا اعجوبہ

وزیر خزانہ سے پوچھا گیا۔ کہ اس بجٹ کو کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ امیر کا بجٹ غریب کا بجٹ، نوکر شاہی کا بجٹ یا ترقیاتی بجٹ ـــــ؟ جواباً ارشاد ہوا کہ ۔ ۔ ۔ ان کی حد تک تو یہ محض اور صرف بجٹ ہے (بحوالہ نوائے وقت یکم جولائی ۷۹ء)

دوسری طرف قومی اتحاد کے صدر نے یہ ردّ عمل ظاہر کیا ہے۔ کہ ہم برسر اقتدار آکر اس بجٹ کے سارے ٹیکس واپس لے لیں گے۔ کراچی سے خیبر تک کے عوام نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

قطع نظر دیگر راہنماؤں کے یہ دو تبصرے کوئی معمولی تبصرے نہیں۔ ایک حکومت کا مبصر ہے۔ دوسرا عوام کا۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے! کہ قوم مریض ہے۔ بجٹ نسخہ اور یہ دو ڈاکٹر۔ نسخہ تیار کرنے والے ڈاکٹر کو خود اعتراف ہے۔ کہ مرض کی تشخیص اور نسخہ کے موزونیت و مناسبت کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ تو محض اور صرف نسخہ ہے ہے۔ اور بس! اب صاحبان فہم و فکر خود ہی فیصلہ فرمالیں۔ کہ اسے ذمہ دارانہ اور شافی نسخہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یا غیر ذمہ دارانہ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ؟

دوسرے ارشاد میں اسلام اور عوام کے سب سے بڑے نمائندے نے اس کی افادیت طشت از بام کر دی ہے ـــ لوگ حیران ہیں کہ ایسا عجوبہ ر روزگار بجٹ تو اس وقت بھی وجود میں نہ آسکا۔ جب مشرقی پاکستان کی قبر پر نئے پاکستان کا ڈھونگ رچایا گر جشن تاجپوشی کی صورت میں فاتحہ پڑھی گئی تھی۔ اب انٹرنیشنل کشکول گلے گلے میں ڈال کر رات دن چندوں کی دُہائی دی گئی۔ کبھی سیلاب کا چندہ کبھی زلزلے کا چندہ۔ کبھی کوئی اور دھندہ مگر حساب ندارد۔

جب روٹی کپڑا اور مکان کے بجائے گولی کفن اور قبرستان کے بندوبست ہو رہے تھے! حیرت ہے۔ کہ آج جب بربریت کا اندھیرا چھٹ گیا ہے۔ امن و عدل کے اس اجالے میں لوگوں کی خمیدہ کمروں کو گرانی کے بوجھ سے ستانے کی امید تھی۔ چہ جائیکہ ان کی بیساکھیاں بھی چھینی جا رہی ہیں۔ ؟ کون ہے۔ جو اس بجٹ پہ نہ سٹپٹا گیا ہو؟ گلشن زندگی مرجھا سا گیا ہے، کوئی ایک طبقہ تو بتا دیجئے۔ جس کے وارے نیارے ہو گئے ہوں۔ ماسوائے مخصوص زر پرستوں اور ذخیرہ اندوزوں کے جن کے لئے بجٹ فصل بہار ثابت ہوا ہے۔ کہ ایک کروٹ میں کروڑوں کما گئے ہیں۔

ذرا زبان خلق پہ کان دھریں جتنے منہ اتنی باتیں ہیں۔ بجٹ کے متعلق عوام کہتے ہیں ”چھوڑو جی حکومت خود ہی مہنگائی پہ تلی ہوئی ہے۔ دکاندار یونہی بدنام ہیں“، ایک شاعر سے پوچھا۔ تو غالب کی زمین میں مغلوبیت کا اظہار یوں کیا

کیسی ارزانی سی ارزانی ہے
زہر کو دیکھ کے زر یاد آیا

ایک ادیب گل افشانی گفتار میں یہ تاثر دے رہا تھا۔ عوام کے جسم پہلے ہی زخموں سے چور تھے، فوج نے اوپر مزید پریڈ شروع کر دی ـــــ مزدوروں کے نمائندہ سے بات ہوئی تو وہی بات

”ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات“

اور ملازمت پیشہ کی پریشانی جھنجھلاہٹ کے عالم میں ہے۔ کہ

یا اپنا گریباں چاک۔ یا دامانِ یزداں چاک

ایک خوش کلام خطیب نے یوں لب کشائی کی ”مجھے تو بجٹ کا سن کر سعدی بابا کی حکایت یاد آگئی۔

شنیدم کو سفندے را بزرگے
رہانید از دہان و دست گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید
روانِ گوسفند از دے بنالید
کہ از چنگال گرگم در ربودے
ندیدم عاقبت خود گرگ بودے

یعنی سنا ہے ایک مینڈھے کو کسی بزرگ نے بھیڑیئے کے چنگل سے آزاد کرایا جب رات ہوئی، تو اُس کے گلے پر چھری پھیرنے لگا۔ اس پر مینڈھا نالہ و فریاد کرنے لگا کہ بھیڑیئے کے چنگل سے تو نے مجھے چھڑایا، لیکن انجام نہ دیکھا کہ تو خود بھیڑیا تھا۔

ایک منچلا معلم حکمت کے موتی بکھیر رہا تھا۔ میاں! بڑھئی کو سُنار کی دوکان پر بٹھا دو، درزی کو لوہار کے کام پر لگا دو یا انجینئر کو وکالت کے فرائض سونپ دو

یا سرحدوں کی حفاظت سیاستدانوں کے سپرد کر دو کیا حشر ہوگا؟ بھئی! جس کا کام اسی کو ساجھے۔ بالکل اسی طرح پاسبانی فوج کا فریضہ ہے۔ اور حکمرانی سیاستدانوں کا کام۔ فی الحال فوج یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ وہ فوجی کاموں ہی کو خوب سمجھتی ہے۔

زیرک سیاس یہ قیاس فرما رہے ہیں۔ کہ الیکشن سر پہ ہے۔ اور بجٹ کے یہ نرالے ڈھنگ؟ اس سے تو سازش کی بو آرہی ہے۔ تاکہ لوگ اس قدر مشتعل و منتقم ہو جائیں کہ ایک بار پھر سارے ووٹ اسی جانب منتقل ہو جائیں۔ جس سے پہلے قربانیاں دے کر پیچھا چھڑایا گیا تھا۔ اس طرح شاطران مغرب کے مفادات محفوظ ہو جائیں۔ اور قومی اتحاد کے کئے دھرے پر پانی بھی پھر جائے۔ یعنی ایک بار پھر اسلامی نظام کو سمندر سے اس پار کر دیا جائے۔ یہ داؤ سیاست بازوں کے اس غلامانہ ذہن کے لئے راہ اقتدار ہموار کرے گا۔ جو مغربی آقاؤں پر فخر کرتا رہا ہے۔ نتیجہ معلوم

"نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"۔

یعنی نہ تو قومی و اسلامی ذہن بر سر اقتدار آئے۔ اور نہ ہی نظام مصطفےٰ کے خواب کی تعبیر ہو سکے گی البتہ پاکستان گذشتہ ایران کی بازگشت ہوگا۔ جو بحر ہند کے سواحل اور گرد و پیش کے ممالک میں امریکی و برطانوی مفادات کے لئے پولیس مین کا کردار ادا کرے گا۔

خدا جانے اس میں کیا راز ہے۔ ایک طرف تو سابق وزراء حکام سوء الزام ہیں۔ انہوں نے اربوں روپے لوٹے۔ دھاندلیاں اور بدعنوانیاں کیں۔ اسلئے نااہل قرار دیئے جا رہے ہیں۔۔۔ اور دوسری جانب سزا تو درکنار۔ جانے کس خوشی میں ان سے لوٹی ہوئی دولت بھی اگلوائی نہیں جا رہی۔ جیسے وہ لوٹ مال کے دودھ کی طرح ان کے لئے حلال ہو۔ کم از کم ان اربوں روپے کو ہی سمیٹا جائے تو سکتنے عوام کی زندگیاں بدل سکتی ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ اُلٹا لٹے پٹے لوگوں کو مزید قربانی دینے کے لیکچر پلائے جاتے ہیں۔ جیسے یہ انسان نہ ہوں قربانی کے بکرے ہوں۔ اسے کہتے ہیں۔ کہ

"کرے کوئی اور بھرے کوئی"

بعض ماہرین اقتصاد نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ عوام پر بوجھ لادنے کے بجائے حکام قربانی کی مثال قائم کریں۔ اور سرکار اخراجات گھٹا کر بجٹ کو قابل برداشت بنائیں۔ ملک میں انڈسٹریاں اور کارخانے لگا کر روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ لیکن کسے کہا جائے۔ اور کیسے کہا جائے کہ یہ تو

"محض اور صرف بجٹ ہے"

بقیہ - ٹیکسوں کا نظام

یہ ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ یہ اسلامی ٹیکس شرعی شرح کے حساب سے وصول کیا جائے۔

صدقات :- کی دو شکلیں ہیں۔ پہلی انفرادی جو خیرات کرنے والا اپنے ہاتھ سے کرے۔ دوسری اجتماعی۔ مال صدقہ اجتماعی طور سے بیت المال میں داخل ہو۔

خراج :- زمانہ جنگ میں قحط سالی رفاہِ عام اور عوام کی بے روزگاری کے لئے اہل ثروت کے لئے اسلامی پر اسلامی حکومت کی جانب سے یہ ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔

عُشور :- اس مال تجارت پر عائد ہو۔ جو تاجر لوگ سرحد کے اندر لائیں۔ یا سرحد سے باہر لے جائیں۔ ان مالِ تجارت کا چالیسواں حصہ وصول کیا جائے۔ اس کی وصولی سال میں ایک دفعہ عمل میں لائی جاوے۔ اگرچہ اندرون سال وہ کتنی ہی دفعہ آمد و رفت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

وقف :- جو اشیا منقولہ یا غیر منقولہ ذاتی ملکیت سے نکال کر فی سبیل اللہ دی جاویں۔ یہ تمام آمدنی بیت المال میں داخل ہو۔

اموال فاضلہ :- اگر کوئی مسلمان لاوارث انتقال کر جائے۔ تو اس کا مال بیت المال میں داخل ہو۔

آئندہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے

قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کا پشاور میں خطاب اور مرکزی قائدین کا دورۂ سرحد

پاکستان قومی اتحاد کے سربراہوں نے اس مرتبہ صوبہ سرحد کا تفصیلی دورہ کیا اس دورہ میں قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود۔ میاں طفیل محمد۔ سردار عبدالقیوم خان۔ نوابزادہ نصراللہ اور بارک اللہ شامل تھے۔ ہر لحاظ سے قومی اتحاد کا یہ دورہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ مختلف مقامات پر اجتماعات منعقد ہوئے جس میں قائدین نے خطاب کیا۔ عوام نے سالفہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جوش و خروش کے ساتھ قومی اتحاد کے راہنماؤں کا استقبال کیا۔ ہزارہ ڈویژن کا دورہ مکمل کرنے کے بعد اتحاد کے راہنماؤں نے مالاکنڈ کے تفصیلی دورہ میں تیمرگرہ سخاکوٹ بٹ خیلہ اور مینگورہ اور دیگر مقامات پر تاریخی اجتماعات سے خطاب کیا اس کے بعد پشاور ڈویژن کا دورہ شروع ہوا۔ مردان میں خطاب کے بعد چارسدہ کی جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ پشاور کی جامع مسجد نمک منڈی میں جلسہ سے قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مجھ سے پنجاب کے ایک وکیل نے سوال کرتے ہوئے کہا۔ کہ مظلوم — بے نظیر اور نصرت بھٹو کالی چادریں اوڑھ کر پنجاب اور سندھ کا دورہ کریں گی۔ تو لوگ اُن کی حمایت پر مجبور ہو جائیں گے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ بھٹو نے تحریک نظام مصطفٰی میں جن ڈیڑھ ہزار جوانوں کو شہید کیا تھا۔ جب اُن کی مائیں اور بہنیں کالی چادریں اوڑھ کر باہر نکلیں گی۔ تو یہ دو چادریں اُن میں گُم ہو کر رہ جائیں گی۔ اگر بھٹو کو قتل کی سزا ملی تو شہید ہو گیا۔ لیکن اُن لوگوں کا مولانا شمس الدین، خواجہ رفیق، ڈاکٹر نذیر احمد، اسداللہ مینگل، سید منیر اور دیگر سیاسی لیڈروں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ مولانا مفتی محمود نے جنرل ٹکا خان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ بنگال کے لاکھوں مسلمانوں کے قاتل ہیں۔ ان پر تیرہ کروڑ انسانوں کے ملک کو توڑنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مفتی صاحب نے ایک جابر و ظالم حکمران سے نجات اور نظام شریعت کے نفاذ کے لئے قومی اتحاد نے زبردست تحریک چلائی اور ان رکاوٹوں کو دور کر دیا۔ جو پاکستان اور اسلامی نظام کی راہ میں حائل تھیں اور اس مقصد کی خاطر ہم نے مارشل لاء حکومت سے بھی تعاون کا اعلان کیا تھا۔ ۱۲ ربیع الاول کو اسلامی قوانین کے اعلان پر ہم ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کر رہے تھے۔ کیونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات کا اعلان کیا گیا تھا جس میں ہر ایک کے حقوق کا پوری طرح سے تحفظ ہے۔ کوئی کسی کی عزت نہیں لوٹ سکتا۔ اور کوئی بھی کسی پر زیادتی نہیں کر سکتا۔ لیکن

؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اسلامی نظام تو نافذ کر دیا گیا۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوا۔ قانون نافذ ہے لیکن خاموش ہے۔ جس کے نتیجہ میں جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ رشوت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس والے اب ملزمان سے پوچھتے ہیں۔ کہ اُن کے خلاف مقدمہ فوجی عدالت، شرعی عدالت یا عام عدالت میں بھیج دیا جائے یہ بات یقینی ہے کہ ملزم اُسی عدالت میں جانا چاہے گا۔ جہاں وہ کوڑوں، سنگساری یا ہاتھ کاٹنے کی سزا سے محفوظ رہے۔ ایسے انتخاب کے لئے پولیس ملزمان سے سودے بازی کرتی ہے۔ ایسی صورت میں متوازی عدالتی نظام شرعی قوانین کی توہین کے مترادف ہے اور یہ عدالتی نظام شریعت کے نفاذ میں زبردست رکاوٹ ہے۔ قومی اتحاد کے سربراہ نے کہا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ شریعت بینچ قائم ہیں۔ مارشل لاء عدالتیں موجود ہیں۔ اور فرنگی قانون پر عمل کرنے والی عدالتیں بھی کام کر رہی ہیں

عجیب بات ہے۔ کہ شرعی عدالت سے چور کے ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ تو اس پر فرنگی کے قانون کے تحت جب تک کہ سیشن کورٹ توثیق نہ کرے۔ عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ یہ سراسر اسلام کی توہین ہے۔ ایسا کرنا خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ شرعی عدالت کے خلاف اپیل کا حق بھی شرعی عدالت ہی کو ملنا چاہیئے۔

مفتی صاحب نے افسر شاہی کو موجودہ بجٹ کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر خزانہ غلام اسحٰق خاں مستعفی ہو جائیں۔ عجیب بات ہے کہ بجٹ کی سب ہی مخالفت کرتے ہیں لیکن جب ہم نے بطور احتجاج ہڑتال کی اپیل کی۔ تو ہمیں حکومت کے آدمی کہا جاتا ہے۔

اصغر خاں کے بارے میں کہا۔ کہ ایر مارشل کا معنی ہوائی مارشل ہے۔ وہ وزیر اعظم کا خواب دیکھ رہے ہیں لیکن وہ کوئی ایسا حلقہ دکھا دیں جہاں سے وہ خود الیکشن لڑ کر کامیاب ہو سکیں۔ این۔ ڈی۔ پی کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے سخت ترین آزمائشی موقعوں پر اُن کا ساتھ دیا حالانکہ وہ اب ہم پر ایمان فروشی کا الزام لگاتے ہیں۔

میں ولی خاں سے کہتا ہوں۔ کہ یہ تین سال کے سیاست دان مزاری کو ہٹا کر خود سامنے آؤ۔ ہم نے تو ایمان! دوستی کے ثبوت کے لئے بلوچستان میں مینگل کو وزارت سے ہٹانے پر بطور احتجاج وزارت اعلیٰ سے بھی استعفار دے دیا تھا۔ میرے یہ دوست قومی اتحاد کے وزرار کی تو حمایت نہیں کرتے لیکن ترکئی حکومت کی حمایت کرتے ہیں کیا وہ جمہوری طریقہ سے آیا ہے۔

این۔ ڈی۔ پی اب افغان مہاجرین کو افغانستان کا اندرونی معاملہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ ۲۳ رمارچ ۱۹۷۳ء کو لیاقت باغ میں گولی چلنے کے بعد اجمل خٹک اور سرحد و بلوچستان کے جو پختون افغانستان ہجرت کر گئے تھے۔ کیا داؤد خاں نے اُنہیں شاہی مہمان بنا کر پناہ نہیں دی تھی۔ لیکن اب وہی لوگ کہتے ہیں۔ کہ افغانستان میں مسلمانوں پر ظلم وستم اس ملک کا اندرونی معاملہ ہے۔ کیا وہ پختون نہیں ہیں بھائی تو وہ ہے۔ جو کافر کو پناہ دینے کے بعد بھی اس کی حفاظت کرے۔

اُنہوں نے ولی خاں سے کہا کہ وہ دوغلی پالیسی چھوڑ کر خود میدان میں آئیں۔ اور قومی اتحاد میں شامل ہو جائیں ہم نے اتحاد اور وفا کا ہاتھ دیا تھا اب ولی خاں کا ہاتھ کہاں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کو لادینیت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور ہم جمہوریت کو اسلام کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اشتراکیت کا مسئلہ تمام عالم اسلام کا مسئلہ ہے اور یہ مجاہدین جو اشتراکیت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ یہ تو دراصل ہمارا دفاع کرتے ہیں۔ کمیونزم کے سیلاب کو روکنے سے پورے عالم عرب میں امن قائم ہو جائیگا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ بعض علمار موجودہ انتخاب کو خلاف شرع سمجھتے ہیں۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ اب شرعی انتخابات کا طریقہ کیا ہے۔ تو یہ چپ ہو گئے۔ ایسے لوگ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۷ء کے انتخابات کے وقت کہاں تھے ہم تو انتخابات کے ذریعہ اسلام لانا چاہتے ہیں۔ اور جب کامیاب ہو جائیں۔ تو ہم ہی اسمبلی میں اسلامی طریقہ انتخاب متعین کر کے موجودہ طریقہ مسترد کر دیں گے۔ یہ لوگ حکومت کے بل بوتے پر ہی کام کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں خود بھی شرعی انتخابات کا طریقہ نہیں آتا۔

شہر شہر سے — ترتیب: قمر ہاشمی

انتظامیہ کو فرقہ وارانہ فساد پھیلانے والوں کا نوٹس لینا چاہئے

مولانا محمد اجمل خاں

ایبٹ روڈ پر جمعیۃ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے **جمعیۃ علماء اسلام** کے مرکزی ناظم **مولانا اجمل خان** نے کہا ہے کہ رمضان کا مہینہ رحمت و مغفرت اور گناہوں سے نجات کا مہینہ ہے انہوں نے کہا کہ روزہ مسلمانوں کو مساوات صبر اور برداشت کی تربیت دیتا ہے اور انسان اپنی خواہشات کو خیرباد کہہ کر خدا اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے

انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کے مبارک مہینہ کے موقع پر حکومت محض زبانی ترغیب سے کام لیتا ہے جبکہ اس سلسلے میں ٹھوس ضابطوں کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے کہ کوئی شخص بغیر عذر شرعی کے روزہ نہ چھوڑے۔

مولانا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ امراء کو چاہیئے کہ وہ اس مہینہ میں خاص طور سے غرباء صاحب حاجت لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ خدا کی راہ میں صرف کر کے احسانمندوں کا ثبوت دیں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سر عام رمضان مبارک کی بے حرمتی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں اب جب کہ حکومت کی طرف سے بعض حدود کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے یہ ضروری ہے کہ اسلامی شعائر کا احترام کرایا جائے۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ اس نازک ترین دور میں بھی ملک کو فرقہ واریت کے عفریت کے حوالے کر رہے ہیں یہ لوگ اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لئے مذہب ایسے مقدس عنوان سے مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ ان لوگوں کے دام فریب میں نہ آئیں انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کو بھی ان لوگوں کا نوٹس لینا چاہیئے اگر فرقہ وارانہ فساد پھیلانے والوں کی بروقت سرکوبی نہ کی گئی تو ایک مرتبہ پھر لاقانونیت انتشار اور خانہ جنگی کا شکار ہو جائیگا انہوں نے خاص طور پر لاہور کی بعض مساجد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مساجد میں شرپسندوں نے ہنگامے کئے اور امن عامہ کو تباہ و برباد کرنا چاہا مگر انتظامیہ کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ اس مہینہ میں اشیاء صرف کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ کر کے روزداروں کی پریشانیوں میں اضافہ کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں پر اپنی گرفت مضبوط کرے۔

اظہار تہنیت

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ چاہ میراں کے ناظم اعلیٰ جناب طاہر حمید نے اپنے ایک بیان میں جمعیت ضلع لاہور کے نو منتخب عہدیداران کو مبارکباد پیش کی ہے اور کہا کہ وہ جمعیت کے لئے تندہی اور سرگرمی سے کام کر کے جمعیت کے پروگرام سے زیادہ سے زیادہ عوام الناس کو بہتر طور پر متعارف فرمائیں گے۔

جمعیت سوگوار ہے

جمعیت علماء اسلام حلقہ چاہ میراں کے ناظم نشر و اشاعت جناب حافظ محمد شفیق کے برادر خورد جناب حافظ محمد شعیب ۱۹ جولائی کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے جمعیت حلقہ چاہ میراں کی طرف سے اس ہونہار طالب علم کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

طاہر حمید ناظم اعلیٰ حلقہ چاہ میراں لاہور

بسوں کے کرائے پر نظر ثانی کی جائے

کراچی (ا ب ا) جمعیت علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما امیر زادہ خالد سواتی نے ایک بیان میں موجودہ وفاقی بجٹ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے اسلامی نظام کے خلاف نوکر شاہی کی مذموم سازش قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس ظالمانہ بجٹ کے ذریعہ بیورو کریٹ نے جنرل محمد ضیاء الحق کی قومی حکومت کا تختہ الٹ کر پاکستان میں دوبارہ ان کے چوروں، ڈاکوؤں، رسہ گیروں کو حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے جس کو پاکستانی قوم کبھی کامیاب نہیں ہونے دیگی سابق آمر بھٹو کے خصوصی شاگرد غلام اسحاق خان کو پوری قوم کے مطالبہ پر مستعفی ہو جانا چاہیئے

بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ وفاقی بجٹ سے مجموعی طور پر گرانی میں چار فیصد اضافہ ہوا ہے مگر نوکر شاہی کی ملی بھگت سے بس مالکان نے کرایوں میں پچاس فیصد تک اضافہ کر دیا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سابقہ ٹکٹوں پر مزید صرف دس پیسہ کا اضافہ کیا جائے اور ۳۵ پیسہ کے بعد ۴۰-۴۵-۵۰-۵۵-۶۰-۶۵-۷۰ اور آخری ٹکٹ صرف ۷۵ پیسہ کا مقرر کر دیا جا۔

حلقہ سلطان آباد کا انتخاب

کراچی جمیعت علماء اسلام حلقہ سلطان آباد کا انتخابی اجلاس دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل ضلع جنوبی کراچی حافظ عبدالقیوم نعمانی نے تنظیمی امور پر اور جمعیت کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں آئے۔

امیر:۔ ۔ ۔ جناب مولانا محمد حسین صاحب
نائب امیر: محمد خلیل صاحب
نائب امیر دوم:۔ ۔ ۔ حمید اللہ جان
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ وزیر اکبر خان فریدی
نائب ناظم اول:۔ ۔ بادشاہ خان مسعود
نائب ناظم دوئم:۔ ۔ ۔ خاندان خان
خازن:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مینا خان۔
سالار:۔ ۔ ۔ ۔ حاجی گل ولی خان

اجلاس میں قاری حسین احمد سیکرٹری ضلع جنوبی اور صوفی عبدالحق صاحب مہمان خصوصی تھے۔

انتخاب تعلقہ نوشہرو فیروز

سرپرست:۔ ۔ ۔ مولانا نور محمد صاحب
امیر:۔ ۔ ۔ مولانا قاری محمد حسن لانگاہ
نائب امیر اول:۔ حاجی بشیر احمد صاحب
نائب امیر ثانی:۔ ۔ مولانا گل محمد صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ حافظ مسعود احمد صاحب
نائب ناظم اول:۔ مولانا نظام الدین صاحب
ناظم ثانی:۔ ۔ مولانا عبدالستار صاحب مری
خزانچی:۔ ۔ ۔ مولانا محمد حسین مورو جہ
سالار:۔ ۔ حافظ عبدالقادر مری بلوچ
ناظم نشر و اشاعت:۔ حافظ عبدالغفور

انتخاب شاخ مولاداد خان مری

امیر:۔ ۔ ۔ اللہ رکھیو مری۔
نائب امیر اول:۔ اللہ بخش صاحب مری
نائب امیر ثانی:۔ ۔ حبیب اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ حافظ قطب الدین
نائب ناظم اول:۔ ۔ عبدالغفور صاحب
نائب ناظم ثانی:۔ ۔ محمد ایوب مری
خزانچی:۔ ۔ ۔ محمد رفیق کنبوہ
سالار:۔ ۔ ۔ ۔ مولانا خالد
ناظم نشر و اشاعت:۔ محمد ابراہیم

شاخ عیسیٰ خان مری

امیر:۔ ۔ ۔ مولانا خدا بخش
نائب امیر:۔ ۔ حافظ عبدالباقی
جنرل سیکرٹری:۔ حافظ عبدالقادر
جوائنٹ سیکرٹری:۔ الہٰی بخش
خزانچی:۔ رمضان خان
سالار:۔ ۔ ۔ نصراللہ خان مری

انتخاب تعلقہ مورو

سرپرست:۔ ۔ ۔ حافظ نصراللہ
امیر:۔ ۔ ۔ مولانا عبدالمجید صاحب
نائب امیر اول:۔ سیٹھ محمد انور صاحب
نائب امیر ثانی:۔ ۔ مولانا فضل ہادی
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ قاری حسین احمد کشمیری
نائب ناظم اول:۔ ۔ مولانا محمد کامل صاحب
نائب ناظم ثانی:۔ مولانا عبدالمنیر صاحب
خزانچی:۔ ۔ مولانا غلام اللہ صاحب
ناظم نشر و اشاعت: محمد بخش صاحب
سالار:۔ ۔ ۔ امیر بخش صاحب

انتخاب شاخ سدھوجا تعلقہ مورو

امیر:۔ ۔ ۔ حافظ مقصود احمد صاحب
نائب امیر:۔ عبدالرشید صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ قربان علی صاحب
خازن:۔ ۔ ۔ محمود اعظم۔
سالار:۔ ۔ ۔ عبداللہ صاحب

کراچی حلقہ بکرا پیڑی کا اجلاس

جمیعت علماء اسلام حلقہ بکرا پیڑی کا انتخابی اجلاس ہوا۔ صدارت حضرت مولانا عبدالباقی صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالباقی صاحب نے فرمایا۔ ہمارا یہ اجتماع دنیاوی طور پر نہیں خالص دینی مقاصد کے لئے ہے اور دینی مقاصد کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں آپ نے جمعیت کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب عزیزی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام کراچی ڈویژن نے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔

کہ جمعیۃ کا ہر گلی و کوچہ میں قائم ہونا اس لئے ضروری ہے کہ نبی کریمؐ کے لائے ہوئے دین کا مکمل طور پر نفاذ ہو۔ آپ نے سیاسی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ اور جمعیت کے فعال ہونے پر زور دیا۔ اور کہا کہ ملک میں لاقانونیت کو پھیلانے کی از حد کوششیں جاری ہیں لہٰذا جمعیت کو پہلے سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ PNA کی تحریک نے ثابت کر دیا تھا کہ یہاں صرف اسلام قابل قبول ہوگا۔ اس تحریک کے بعد اسلامی نظام نافذ ہو جاتا تو قوم خیر مقدم کرتی۔ مارشل لاء حکومت نے اس تحریک کے بعد اسلامی نظام نافذ نہ کر کے یہ عظیم موقع ہاتھ سے گنوا دیا۔ اب جمعیت نے نئے سرے سے کوشش کرنی ہے اور ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنا ہے۔

شرعی۔ تعزیری قوانین کا نفاذ مفتی محمود صاحب نے زبردستی کر دیا مگر قوانین پر عمل درآمد نہ ہوا۔ جو فیصلہ شرعی عدالت کرتی ہے سول عدالت اسے کالعدم قرار دیتی

محمد نعیم ترین ۔ بکواس فرمایت

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دیوبند

۱۸۵۷ء کا دور مسلمانوں کے لئے پسپائی اور عام مایوسی کا دور تھا۔ دہلی کے تاج و تخت پر انگریز قابض تھے۔ مسلمانوں کی عسکری قوت مفلوج ہوگئی۔ اور اسلامی مدارس کے اوقاف ضبط کرکے ان کا نظام تعلیم درہم برہم کردیا گیا تھا۔ ان حالات میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلامی علوم اور شعائر کی حفاظت اور مسلمانوں میں جوش و جہاد اور جذبہ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی ادارہ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رح اور دوسرے علمائے کرام اور اولیاء عظام کے تعاون سے ہجری ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۷ء دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مرکز قائم کیا۔ جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے ایک مضبوط قلعہ اور چھاؤنی کی حیثیت اختیار کرلی۔ اس مدرسہ نے ہزاروں مفسر، محدث اور مجاہد پیدا کئے۔ جنہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں پھیل کر علوم دینیہ کی قندیلیں روشن کیں۔ اور ہر محاذ پر اسلام دشمن قوتوں کا پوری ہمت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ اسلام کے چالاک دشمن انگریز نے اس مدرسہ کے ہاتھوں اپنی جڑیں کھوکھلی ہوتی دیکھیں۔ تو اس کے خلاف تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے۔ جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ بھی تھا۔ کہ علمائے دیوبند پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور بے ادب ہونے کا غلط اور بے بنیاد الزام لگوایا۔ اور بہت سے مسلمان اس پراپیگنڈہ کا شکار بھی ہوئے۔ حالانکہ علمائے دیوبند جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور جان نثار رہے ہیں جن حضرات نے ان لوگوں کو قریب سے دیکھا۔ یا اُن کے حالات و ارشادات کو پڑھا ہے۔ ان پر یہ حقیقت واضح اور روشن ہے۔ ان حضرات کا حال تو وہ ہے۔ جو ایک شاعر نے پوری احتیاط سے بیان کیا ہے۔

ع صبا یہ جا کر کہیو میرے سلام کے بعد
کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

اس وقت بھی اکابر دیوبند کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں کو بدظن کرنے کی ایک مہم چل رہی ہے۔

دارالعلوم دیوبند

۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء میں جب دارالعلوم دیوبند کی موجودہ عمارتوں میں سے سب سے پہلی عمارت نودرہ کی بنیاد کھدوائی گئی۔ تو اس وقت کے مہتمم مدرسہ مولانا رفیع الدین نے خواب دیکھا۔ کہ آنحضرت مجوزہ مقام پر تشریف رکھتے ہیں اور اُن سے فرما رہے ہیں۔ کہ یہ احاطہ تو بہت مختصر ہے۔ یہ فرما کر خود عصائے مبارک سے احاطہ و عمارت کا نقشہ کھینچ کر بتلایا۔ کہ ان نشانات پر تعمیر کی جائے۔ مولانا نے صبح اٹھ کر دیکھا تو نشانات موجود تھے۔ چنانچہ انہی نشانات پر بنیادیں کھدوا کر تعمیر شروع کرائی گئی۔ دارالعلوم کی تعمیر کے لئے سید یوسف علی مرحوم اپنے وطن ٹونک میں چندہ جمع کر رہے تھے۔ کہ انہیں خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ہنس کر فرمایا۔ کہ تم نے کس قدر چندہ وصول کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا باسٹھ ۶۲ روپے

ترکی کے سلطان اعظم نے دارالعلوم دیوبند کو ایک رومال عنایت فرمایا۔ جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک لپٹا ہوا رکھا ہے یہ رومال نہایت ادب و احترام کے ساتھ دارالعلوم کے خزانہ میں رکھا گیا۔ جہاں وہ اب تک موجود ہے۔ اور زیارت کے مشتاق لوگوں کو اب بھی اس رومال شریف کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام الاولیاء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر

مدنی رحمۃ اللہ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اور حضرت نانوتوی رح اور حضرت گنگوہی کے پیر ومرشد تھے۔ آپ کو اپنے ان دونوں مریدوں پر بڑا فخر تھا۔ ان کی بلند استعداد اور خلوص و علو مرتبہ کا برملا اظہار فرماتے۔ اور لوگوں کو ان بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ جو شخص مجھ سے محبت و عقیدت رکھے۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب رح اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمۂ کو جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں۔ میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ معاملہ برعکس ہے۔ کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے۔ کہ ان جیسے لوگ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے۔ ان بلند رتبوں تک پہنچا اور ان کے نور ہدایت سے دنیا روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

حضرت حاجی صاحب کو خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور رحم نے آپ کا ہاتھ لے کر ایک بزرگ کے حوالے کر دیا۔ آپ بیدار ہوئے۔ تو حیرت میں پڑ گئے۔ کہ کن بزرگ کے حوالے کیا گیا ہوں۔ کئی سال تک پریشان پھرتے رہے۔ اور ان بزرگ کا پتہ نہ چلا آخر اپنے استاد محمد قلندر محدث جلال آبادی کے حکم پر حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانومی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور جب میاں پر نظر پڑی تو فوراً پہچان گئے۔ کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کے حوالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ بیعت ہوئے فیوض و برکات سے مالا مال ہو کر اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔

آپ نے ۱۲۶۰ھ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضور رحم نے آپ سے فرمایا۔ کہ تم ہمارے پاس آؤ کر بیدار ہوئے۔ تو دل مدینہ کے لئے بیقرار تھا۔ مگر اسباب سفر مفقود تھے۔ آپ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے چل پڑے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اسباب بھی پیدا کر دیئے۔ اور آپ منزل مقصود کو پہنچ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تکمیل کی زیارت حرمین شریفین سے سرفراز ہو کر واپس آئے یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جو سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے پر نصیب ہوا تھا۔

اسی موقعہ پر آپ کے دل میں قیام بیت اللہ تڑپ پیدا ہوئی۔ اور آپ ۱۲۷۶ھ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ اور مکہ شریف مستقل قیام کیا۔ آپ نے حضور رحم کی تعریف میں بہت سی نعتیں لکھی ہیں ایک نعت تو مندرجہ ذیل ہے۔

حامد و محمود و ممدوحِ خدا

احمد مرسل محمد مصطفےٰ رحم

زینتِ تاجِ رسالت ہے

ذات رونق تخت نبوت ہے

وہ ذات عزت شاہی و فخر سروری!

نشان بخشیں مسند پیغمبری

روشنی عرش و نور لامکاں

شمع عالم کون و مکاں

پڑھ تو امداد اس پہ صلوٰۃ وسلام

آل و اصحاب پہ اس کی تمام

حضرت نانوتوی

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رح

حج کو تشریف لے گئے۔ تو دیار حبیب ؐ جوتا پہن کر چلنا گوارہ نہ کیا۔ حضرت کے رفیق سفر حکیم منصور علی مرحوم آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ جب منزل بہ منزل مدینہ شریف کے قریب ہمارا قافلہ پہنچا۔ جہاں سے روضہ پاک صاحب لولاک نظر آتا تھا۔ فوراً جناب مولانا مرحوم نے نعلین (جو تھا) اُتار کر بغل میں دبا لیں۔ اور ننگے پاؤں سے چلنا شروع کیا۔ مولانا مرحوم مدینہ منورہ تک کئی میل آخر شب تاریک اسی طرح چل کر پا برہنہ پہنچ گئے۔

حضرت مدنی رح اسی مبارک سفر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جناب مولانا نانوتوی رح چند منزل برابر اُونٹ پر سوار نہ ہوئے۔ حالانکہ اُونٹ اُن کی سواری کا موجود تھا۔ اور خالی رہا اور پیر میں زخم پڑ گئے تھے۔ کانٹے لگتے تھے۔ پتھروں نے ٹھکرا ٹھکرا کر پاؤں کا حال دگرگوں کر دیا تھا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ مبارک کا رنگ سبز ہے۔ اس لئے حضرت نانوتوی رح نے اپنی ساری عمر میں سبز رنگ کا جوتا نہیں پہنا۔ حالانکہ کیمخت کا جوتا بہت پسند کیا جاتا تھا اور عقیدت مند لوگ شوق و محبت سے ایسے جوتے ہو کر کبھی آپ کی خدمت میں پیش بھی کر دیا کرتے تھے۔ لیکن آپ پھر نہیں پہنتے تھے۔ اس عاشقانہ ادا کو بھی حضرت مدنی رح نے الشہاب الثاقب میں بیان فرمایا ہے۔

آپ نے اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے جہاد کیا تھا۔ اور شاملی کی مشہور لڑائی میں آپ کی یہ کرامت بھی ظاہر تھی۔ کہ آپ کو کنپٹی پہ گولی لگی اور سر کو پار کر گئی۔ کپڑے خون سے تربتر ہو گئے۔ حضرت گنگوہی نے لپک کر زخم پر

باقی صفحہ ۲۸ پر

۲۔ نائب امیر:۔ متولی سراج دین صاحب
۳۔ ناظم:۔ ۔ ۔ مولانا محمد رمضان صاحب خطیب
۴۔ نائب امیر:۔ چوہدری محمد رفیق صاحب
۵۔ خزانچی:۔ قاری احمد الالیق صاحب

انتخاب جمعیت علماء اسلام چاہ منڈھیالوالہ رکھ ملکہ ھانس۔

۱۔ امیر:۔ مولانا شیخ محمد صاحب پنجرہ
۲۔ نائب امیر:۔ جناب جیویخان صاحب
۳۔ ناظم:۔ ۔ ۔ چوہدری محمد صادق صاحب ونوہ
۴۔ نائب:۔ ۔ ۔ حاجی رحمت اللہ صاحب بلوچ
۵۔ خزانچی۔ ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب امام مسجد

احترام رمضان کا آرڈیننس جاری کیا جائے

کراچی اب ا جمعیت علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما امیر زادہ خان سواتی نے ایک بیان میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر احترام رمضان کا آرڈیننس فوری طور پر جاری فرمادیں تاکہ پوری قوم عقیدت اور خلوص کے ساتھ ماہ مقدس گذار سکے۔ ماہ رمضان میں دن کے وقت ہوٹلوں، کھانے کی اشیاء فروخت کرنے اور سر عام کھانے والوں کو سزائیں دی جائیں۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جمعہ کا دن جو کہ مسلمانوں کے نزدیک نہائت ہی متبرک دن ہے۔ اس دن فلموں کا افتتاح ہونا بری بات ہے۔ مسلمانوں کا ایک زمانہ سے مطالبہ ہے کہ جمعہ کے دن سینما مکمل طور پر بند رکھے جائیں۔ تاکہ لوگ کلی طور پر شیطانی کاموں سے بچ سکیں۔

سانحہ ارتحال

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وزیر آباد کے امیر مولانا محمد اقبال نعمانی علی پور چٹھہ کی والدہ محترمہ سول ہسپتال وزیر آباد میں فوت ہوگئی ہیں اراکین جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ مولانا کے صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور مرحومہ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کھر آبادی کے ناظم عمومی سید عبدالستار صاحب کی اچانک موت پر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر غلام محمد، ضلعی نائب امیر علامہ محمد احمد، مولانا زاہد الراشدی، حافظ گلزار احمد آزاد اور دیگر احباب نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا مرحوم بڑے نیک اور درویش صفت انسان تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سید عبدالستار صاحب کو کروٹ کروٹ جنت کی بہاریں نصیب ہوں اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔

دیر و کوہستان

اوچرح:۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع دیر کے امیر جناب قاضی عبدالسلام نے تحصیل دیر و کوہستان کا چھ روزہ دورہ کرکے دیر، سرائے نترنگل، بریکوٹ، کل کوٹ، اور تل لاقتئے مقامات پر جماعتی کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر حالات کا خوب جائزہ لیں اور وقت کے تقاضے کو مدنظر رکھ کر جماعت کا پیغام گھر گھر تک پہنچا کر اپنا مذہبی فریضہ ادا کریں۔ قاضی عبدالسلام صاحب نے البر میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام واحد سیاسی اور مذہبی رہنما جماعت ہے جو قوم کی صحیح رہنمائی کرکے مفتی محمود کی قیادت کا متبادل کامیاب قیادت پیش کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ جمعیۃ نہ تو دوسرے جماعتوں کی طرح موسمی پیداوار ہے۔ اور نہ ہی ایک خاص فرد کے خیالات کو پھیلا کر اسے دین حق سمجھتے ہیں بلکہ یہ شاہ ولی اللہ، شہیدائے بالاکوٹ، شیخ الہند مولانا مدنی و سندھی کی مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ان اکابر کی عظیم تاریخی قربانیوں کی امین جماعت ہے قاضی صاحب کے ساتھ دورۂ کوہستان میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نمائندہ رہنما جناب عبدالشکور ناظم دفتر جناب امیر عباس بی۔ اے جناب مولوی محمد عمر فان مولوی علی محمد شریک تھے۔ جبکہ ضلعی ناظم عمومی جناب تجمل خان اور نائب صدر مولانا بشیر احمد ذاتی مصروفیات کی بناپر دورہ میں شریک نہ ہوسکے۔ وفد نے ضلع دیر کے مشہور و معروف سیاسی شخصیت جناب امان اللہ کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔ موصوف سابق وزیر جیل خانہ جات و امداد باہمی رہ چکے ہیں انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد جمعیۃ میں شمولیت کا وعدہ کیا۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ امان اللہ خان اگر جمعیۃ میں شامل ہوگئے۔ تو جمعیۃ ضلع دیر کی واحد سیاسی جماعت بن جائے گی۔

پریس کانفرنس

قائد آباد:۔ فقہ جعفریہ کا شوشہ اسلامی نظام کو روکنے کے لئے چھوڑا گیا ہے آئین اور قانون فرقوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ قرآن و سنت کی بنیاد پر بنانا ہوگا۔ یہ بات گذشتہ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت و جماعت کے سیکرٹری جنرل سید عبدالمجید ندیم نے ایک پریس کانفرنس میں کہی انہوں نے کہا ملک میں اسلامی نظام کے امکانات پیدا ہوتے ہی فرقہ دارانہ پیشہ وروں نے جداگانہ تعزیرات کا مطالبہ اور تحریک چلانے کی دھمکیوں سے ملک کی واضح اکثریت مسلمانان اہلسنت کو حقیقی اسلامی نظام سے محروم کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں انہوں نے کہا قانون فرقوں کی بنیاد پر نہیں قرآن و سنت کی بنیاد پر بنانا ہوگا۔ جس میں خلافت راشدہ کے دور کو سامنے رکھا جائے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا اگر آج ایک فرقہ کی بات مان لی جاتی ہے تو کل دوسرے فرقوں کے لئے بھی جداگانہ تعزیرات بنانا ہوں گی جو ملک میں کئی قوانین کا تباہ کن اجراء قوم کے مستقبل کو سبوتاژ کرکے رکھ دیگا۔ انہوں نے قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کی قومی و ملی خدمات کو

سراہا۔اور تعزیرات اسلامی کے بارے حقیقت
پسندانہ موقف اختیار کرنے پر پوری سنی برادری
کی حمایت کا یقین دلایا۔ایک اور سوال کے جواب
میں انہوں نے کہا اگر سرخ انقلاب سے بچنا ہے
تو بلا تاخیر ملک میں خلافت راشدہ کے دور کا احیاء
کر دیا جائے جتنی لیڈروں کی طرف سے محض سیاسی
مفادات کے لئے فقہ جعفریہ کے مطالبہ کی جا رہی ہے
ان کی منافقانہ روش کی جس قدر بھی مذمت کی جائے
کم ہے۔آخر میں انہوں نے فقہ حنفی کی ترویج اور
اہلسنت والجماعت کے عقائد کے مطابق نصاب تیار
کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

سانحہ ارتحال

خواجہ محمد صدیق صاحب ولد محمد شریف
صاحب موٹر سائیکل پر سوار ایک ٹرالی کے ساتھ
ایکسیڈنٹ میں شہید ہو گئے ہیں ان کی مغفرت اور
ایصال ثواب کے لئے قارئین سے درخواست کی جاتی ہے

لطیف آباد کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لطیف آباد علاقہ ۶ اور ۷
کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالمتین منعقد
ہوا اجلاس کا آغاز قاری خلیل الرحمن کی تلاوت
کلام پاک سے ہوا اجلاس میں تمام کارکنوں کی متفقہ
رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں
آیا۔صدر حکیم محمد علی منظر جعفر نائب صدر:۔حافظ منظور
احمد جنرل سیکرٹری مولانا شمس الدین جوائنٹ
سیکرٹری قاری خلیل الرحمن سیکرٹری اطلاعات
رفیق احمد، سیکرٹری مالیات شیخ نذیر حسین۔آفس
سیکرٹری حافظ محمد حنیف اجلاس سے مولانا عبدالمتین
نے خطاب کرتے ہوئے تمام کارکنوں کو ہدایت
کی کہ وہ جمعیت کا پیغام گھر گھر پہنچائیں۔

انتخابات

انصار کالونی رشی گھاٹ میں مولانا عبدالمتین
امیر ڈایریا جمعیۃ علماء اسلام کے زیر نگرانی علاقہ
رشی گھاٹ انصار کالونی جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابات
عمل میں لائے گئے عہدیداران کے نام درج ذیل ہیں

سرپرست:۔جناب حاجی مشتاق احمد انصاری
امیر:۔قاری فیاض احمد انصاری
نائب امیر:۔۔ محمود علی انصاری
نائب امیر دوئم:۔محمد رمضان ولد منے خان
ناظم اعلیٰ:۔۔۔ محمد رفیق انصاری
ناظم سیکرٹری:۔ حافظ محمد حیات
سیکرٹری نشر و اشاعت:۔محمد رمضان
ولد محمد سلطان انصاری۔
خازن:۔۔۔ شبیر احمد انصاری
آفس سیکرٹری:۔حافظ محمد مشتاق احمد
سالار:۔۔۔ عبدالرشید انصاری
دوئم سالار:۔۔ محمد اقبال انصاری

انتخاب

موضع بریکوٹ کوہستان۔

امیر:۔۔۔۔۔ قلندر ملک
نائب امیر:۔ عبداللہ صاحب
ناظم:۔۔۔۔ گل رنگ شاہ
ناظم نائب:۔باچہ صاحب۔گلاب خان
خزانچی:۔۔۔محمد آن شاہ۔
نائب خزانچی:۔ آماں خان صاحب
سالار:۔۔۔ خصرا علی خان صاحب
نائب سالار:۔۔ عبدالواحد صاحب

موضع ککلوٹ کوہستان۔

امیر:۔۔۔ مولانا محمد جان صاحب
نائب امیر:۔۔مولانا گل نور شاہ صاحب
ناظم:۔۔۔ مولانا لطیف اللہ صاحب
نائب ناظم:۔۔۔ کریم خان صاحب
خزانچی:۔
نائب خزانچی:۔۔ زینت شاہ صاحب
سالار:۔۔ سراج الدین صاحب
نائب سالار:۔۔ امیر محمد صاحب

موضع تل کوہستان

امیر:۔۔۔ جمعہ خان ملک
نائب امیر:۔۔ ماسٹر عزت گل
ناظم:۔۔۔ غلام محمد صاحب
نائب ناظم:۔۔۔ شیر افضل صاحب
خزانچی:۔۔۔ غلام فاروق صاحب
نائب خزانچی:۔۔۔ جمعہ خان صاحب
سالار:۔۔۔۔ مکین گل صاحب
نائب سالار:۔۔۔ محمد رحیم صاحب

موضع لاٹے کوہستان

امیر:۔۔۔ مولانا محمد ضمیر صاحب
نائب امیر:۔۔ مولانا عبداللہ صاحب
ناظم:۔۔۔ حبیب اللہ صاحب
نائب ناظم:۔۔ مولانا عبدالحق صاحب
خزانچی:۔۔ حاجی عبدالحئی صاحب
نائب خزانچی:۔ تاج محمد صاحب
سالار:۔۔۔ وظیف اللہ صاحب
نائب سالار:۔۔ حبیب گل صاحب

تنظیم علاقہ وتحصیل دیر بازار

امیر:۔ حافظ شیر علی صاحب
خطیب مسجد شاہی۔
نائب امیر:۔ ولی محمد صاحب۔گل احمد
دوکاندار۔قاضی محمد فاضل
ناظم:۔۔۔ قاضی محمد فاضل۔
نائب ناظم:۔۔ مستری آفتاب الدین
خزانچی:۔۔ حاجی صاحب، محمد یوسف
نائب خزانچی:۔ مولانا گل عظیم خان
سالار:۔۔۔ گل محمد خان
مجلس شوریٰ کے صدر: مولانا محمد عرفان

موضع سرائے تحصیل وعلاقہ دیر

امیر:۔ شیر حمیداد صاحب
نائب امیر:۔۔ محمد صادق صاحب
ناظم:۔۔ مولانا علی محمد صاحب
نائب ناظم:۔۔ مولانا عبدالمتین صاحب
خزانچی:۔۔ رحمت خان صاحب
نائب خزانچی:۔۔ منور خان صاحب

موضع تنر نگل کوہستان

امیر:۔۔ حاجی عبدالحکیم صاحب
نائب امیر:۔۔۔ حمیم اللہ صاحب
ناظم:۔۔ محمد امین صاحب
نائب [illegible]:۔۔ محمد صادق صاحب
خزانچی:۔۔ خلیل الرحمن
سالار:۔۔ رحمت خان صاحب
نائب سالار:۔ رسول غلام، معتبر خان

ہے ملک میں دو قسم کے عدالتی قوانین چل رہے ہیں جس سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ ملک میں صرف شرعی عدالتیں قابل قبول ہیں۔ سول عدالتوں کو ختم کر کے شرعی عدالتوں کے احکامات پر عمل درآمد کیا جائے۔

اسلامی نظام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلامی نظام کی موجودگی میں سوشلزم یا سرمایہ دارانہ نظام نہیں چل سکتے۔ اور یہ دونوں نظام ناکام ہو چکے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام نے جوا شراب نوشی۔ رشوت کو فروغ دیا۔

سوشلزم کمیونزم میں کسی کو اظہار رائے کی آزادی نہیں۔ جب کہ اسلامی نظام میں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شخص بھی حاکم وقت سے باز پرس کر سکتا ہے۔ اگر اسلامی نظام مکمل طور پر نافذ العمل ہو جائے تو ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو سکتا ہے امیر و غریب کی تفریق ختم ہو سکتی ہے۔ اسلام میں ہر شخص کے لئے تحفظ ہے

بعد اس کے حافظ عبد القیوم صاحب نعمانی نے کراچی جمعیت کی رپورٹ بتاتے ہوئے کہا کہ جماعت کا کام تیزی سے ہو رہا ہے اور اس سال ۵۰ ہزار رکن سازی ہوئی جو کراچی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے اور اس پر قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب نے بھی اپنی دلی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی نے خصوصی طور پر دعا کی ہے۔

مجلس شوریٰ

۱۔ حافظ محمد اشرف صاحب ـ ـ ـ ـ
۲۔ محمد صابر زرگر۔ ۳۔ منور خان
۴۔ محمد سلیم۔ ۵۔ حافظ غلام محمد
۶۔ محمد اشرف ۷۔ راجہ محمد ایوب
۸۔ محمد صادق چھاچھی ۹۔ عبد القیوم۔
۱۰۔ محمد اقبال۔

کارروائی کنونشن جڑانوالہ

مورخہ ۲ر جولائی بعد از نماز ظہر مرکزی جامعہ مسجد کی بالائی منزل میں جمعیت علماء اسلام شہر و تحصیل جڑانوالہ کا اہم ترین اجلاس مولانا عزیز الرحمان ضلعی کنوینر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید قاری محمد الیاس صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ڈاکٹر محمد یسین کاسی کنوینر تحصیل جڑانوالہ نے تحصیل جڑانوالہ میں جمعیت علماء اسلام میں رکنیت سازی پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پیشتر جب سے جمعیت علماء اسلام جڑانوالہ میں قائم ہوئی ہے ۱۰۰ یا ۱۵۰ سے زیادہ کبھی رکنیت سازی نہیں ہوئی اس دفعہ آپ حضرات کے تعاون سے ایک ہزار تک رکنیت سازی ہوئی ہے دیہاتوں میں پہلے اس جماعت کو کسی نے روشناس نہیں کرایا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم نے دیہاتوں میں بھی جمعیت کے پروگرام کو پہنچایا اور رکنیت سازی بھی کی جس کی بدولت ۲۱ دیہاتوں سے ۳۰۰ سے بھی زیادہ حضرات تشریف لائے ہیں۔ ہر دیہات میں باقاعدہ جمعیت کی تشکیل بھی کی۔ جن حضرات نے دیہاتوں میں ان کے ساتھ تعاون کیا انہوں نے خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں انہوں نے تمام حاضرین اور اکابرین جمعیت سے کسی عہدہ کو قبول نہ کرنے کے سلسلے میں معذرت چاہی کیونکہ وہ اپنے پیشہ کے سلسلے میں جمعیت کے کاموں میں اتنا وقت نہیں دے سکتے اور یہ بھی اپیل کی کہ جمعیت کے انتخاب کے سلسلے میں ایسے حضرات کا چناؤ کریں جس میں جمعیت علماء اسلام شہر اور تحصیل سطح پر پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط اور فعال ہو سکے۔

ڈاکٹر محمد یاسین نے اپنے اور مولانا احمد سعید لدھیانوی ضلعی راہنما کو دعوت دی مولانا نے جمعیت کی تمام تاریخ کو دہرایا اور اپنے اکابرین کی قربانیوں کو سراہا۔ نیز ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ انتخابات کے سلسلے میں انہوں نے فرمایا کہ انتخاب ایک اہم فریضہ ہے کیونکہ اس سے ہر جماعت مضبوط اور فعال بنتی ہے۔ تشکیل کرتے وقت ایسے عہدیداروں کا چناؤ کریں جن سے اعصاب مضبوط ہوں جو وقت بھی دے سکیں پارٹی کی تنظیم کے لئے دیوانہ وار جد و جہد کریں۔ گرفتاری کے وقت اعصاب جواب نہ دے جائیں موجودہ ممبر شپ کی بہت اہمیت ہے

انتخاب ٹیکسلا

جمیعت علماء اسلام ٹیکسلا کا ایک اجلاس برائے انتخاب منعقد ہوا جس میں آئندہ مدت کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

امیر:۔۔۔ مولانا عبدالغفور صاحب

نائب امیر اول:۔ حاجی کریم حیدر صاحب

نائب امیر دوئم:۔۔ حاجی محمد تاج صاحب

ناظم عمومی:۔۔ محمد رفیق صاحب

ناظم اول:۔۔۔ سید محمود حسین شاہ صاحب

ناظم دوئم:۔۔۔ عبدالمجید زرگر صاحب

ناظم نشر و اشاعت:۔ سید افراسیم کاظمی صاحب

خازن:۔۔۔۔ میر محمد اقبال صاحب

انتخاب ضلع نواب شاہ

جمیعت علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا ایک اہم اجلاس برائے ضلعی انتخابات زیر صدارت جناب قاری محمد حسن صاحب بر مکان سردار رمال مارکیٹ روڈ منعقد ہوا۔ کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

سابقہ تین سالہ کارکردگی رپورٹ جناب مولانا قاسم الدین صاحب نے پیش کی۔ جمیعت علماء اسلام ضلع نواب شاہ کی خدمات پر تفصیلی رپورٹ پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ جمیعت نے ضلع نواب شاہ کے مظلوم لوگوں کے مسائل حل کرانے میں ایک بے مثال کردار ادا کیا ہے اس ضلعی تقریب میں مولانا دوست محمد صاحب۔ قاری محمد حسن صاحب اور مولانا تاج الدین صاحب پڈعیدن والوں نے بھی خطاب کیا بعد ازاں ضلعی انتخاب کثرت رائے اور اتفاق کے ساتھ عمل میں آیا جس میں حسب ذیل حضرات کو آئندہ تین سال کے لئے ضلعی عہدیدار چنا گیا۔

۱۔ سرپرست جناب مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد کبیر ریلوے نواب شاہ۔

۲۔ امیر۔ حضرت پیر علی اکبر شاہ صاحب اکبری درگاہ شریف سکرنڈ والے۔

۳۔ نائب امیر اول:۔ مولانا عبداللطیف صاحب کنڈیارو۔ ------

۴۔ نائب امیر۔ دوئم:۔ جناب مولانا اللہ ڈنو صاحب سکرنڈ۔

۵۔ نائب امیر سوئم:۔ مولانا تاج الدین صاحب سبل پڈعیدن والے۔

۶۔ ناظم عمومی:۔ جناب مولانا قاری قاسم الدین خطیب مکی جامع مسجد پرانہ شہر نوابشاہ

۷۔ نائب ناظم اول قاری محمد حسن نوشہرو فیروز والے۔

۸۔ نائب ناظم دوئم:۔ محمد شریف صاحب ایڈوکیٹ محراب پور والے۔

۹۔ نائب ناظم سوئم:۔ مولانا عبدالمجید مورو والے

۱۰۔ خازن:۔ جناب مولانا احمد خان صاحب چانڈیو سکرنڈ والے۔

۱۱۔ سالار:۔ جناب مولانا شمس الدین صاحب قاضی احمد والے۔

۱۲۔ ضلعی اور شہری ناظم دفتر کے فرائض بشیر احمد قریشی انجام دیں گے۔ ناظم نشر و اشاعت کا فیصلہ جناب امیر اور ناظم عمومی اپنے رفقا کے مشوروں سے خود کریں گے۔

انتخاب ضلع فیصل آباد

دفتر جمیعت علماء اسلام ضلع فیصل آباد میں مجلس عمومی ضلع فیصل آباد کا اجلاس زیر صدارت مولانا منظور احمد چنیوٹی ناظم انتخابات سرگودھا ڈویژن منعقد ہوا جس میں جمیعت علماء اسلام ضلع فیصل آباد کی مجلس عمومی نے اتفاق رائے آئندہ تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا۔

مولانا محمد عمر لدھیانوی سرپرست مولانا عزیز الرحمن انوری صدر۔ مولانا اختر صدیقی سینیئر نائب صدر۔ رانا عزیز احمد خان ایڈوکیٹ جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر محمد لیسین ڈپٹی سیکرٹری احمد یعقوب جائنٹ سیکرٹری اول۔ مولانا امداد الحسن نعمانی جائنٹ سیکرٹری دوئم۔ شیخ عبدالسلام فانی سیکرٹری نشر و اشاعت حکیم بشیر احمد خزانچی۔ رائے احمد علی کھرل سالار

قابل توجہ

تمام ضلعی شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ممبر سازی کی رقوم جلد از جلد مولانا مفتی محمد صاحب کے نام ڈرافٹ بنوا کر دفتر جمیعت علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور بھجوا دیں یہ رقوم صوبائی انتخابات سے قبل ہر صورت پہنچ جانی چاہیں۔

سید مقبول حسین ایڈوکیٹ
ممبر تنظیمی کمیٹی۔

انتخاب

سرپرست:۔۔ حاجی لعل دین صاحب

امیر:۔ مولانا عبدالحلیم صاحب جالندھری

نائب امیر۔ حافظ محمد یوسف صاحب

نائب امیر دوئم:۔ مولوی فضل دین صاحب فضل ہوزری والے۔

ناظم عمومی:۔ چوہدری عبدالغفور اسلم صاحب ایڈوکیٹ۔

ناظم ۱:۔ ڈاکٹر محمد عبدالقادر حامد صاحب

ناظم ۲:۔ قاری محمد شفیع غلام آباد والے

ناظم نشر و اشاعت:۔ مولانا محمد عابد نعیم

خازن:۔ حاجی شیخ عبدالسلام صاحب

سالار:۔ مولانا منیب الرحمن صاحب عابد نیز شیخ عبدالسلام صاحب سیکرٹری شعبہ سماجی امور رہیں گے۔

بقیہ بارگاہ رسالت

ہاتھ دیکھا ۔ پھر دیکھا گیا تو زخم کا کہیں نشان نہ ملا۔ جب مجاہد علماء کی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی۔ تو آپ کی گرفتاری کے بھی وارنٹ جاری ہوئے۔ خدام اور متوسلین کے بہت زیادہ اصرار پہ آپ ایک مکان میں روپوش ہوگئے۔ اور تین دن کے بعد پھر کھلے بندوں چلنے پھرنے لگے۔ لوگوں نے روپوشی کے لئے بمنت عرض کیا۔ تو آپ نے انکار کر دیا فرمایا کہ تین دن سے زیادہ روپوش ہونا سنت سے ثابت نہیں۔